ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

15/19

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک اہم تقریر

یہ تقریر لیاقت باغ راولپنڈی میں کی گئی

بعد از خطبہ مسنونہ:۔ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع مسلمانوں کا حضور اقدس سے پیار و محبت کا مظہر ہے اسی کی مناسبت کی وجہ سے میں چند ایک باتیں کروں گا کہ حضور سے محبت کیوں کرنی چاہیے۔ اور پھر یہ کہ محبت کے بعد اس کے تقاضے کیا ہیں۔

دنیا میں محبت کی وجوہات اور اسباب چار ہیں قرابت، احسان کمال اور جمال پہلی چیز قرابت ہے ہر انسان کو اپنے اعزا و اقارب اور رشتہ داروں سے محبت ہوتی ہے باپ کو بیٹے سے پیار ہوتا ہے۔ ماں کو اولاد سے والہانہ شفقت ہوتی ہے۔ بہن اور بھائی میں حد درجہ پیار ہوتا ہے غرضیکہ قرابت اور رشتہ داری کیسی بھی ہو وہ محبت کا موجب بنتی ہے اور انسان فطرتاً اقرباء سے محبت کرتا ہے۔ دوسری چیز احسان ہے۔ ہر انسان اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ الانسان عبد الاحسان انسان احسان کا غلام ہوتا ہے دنیا میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر معمولی سا احسان بھی کرے تو وہ اسے زندگی بھر نہیں بھلا سکتا اور اپنے محسن سے پیار و محبت کرتا ہے تیسری چیز کمال ہے ہر صاحب کمال سے محبت ہونا لازمی امر ہے اگر کوئی مشہور اور ماہر ڈاکٹر ہو تو ہر شخص اس سے محبت کرتا ہے اسی طرح اگر کوئی بلند مرتبہ عالم ہو مفسر ہو، محدث ہو، زاہد ہو یا فقیر ہو جو اپنے فن میں ماہر ترین ہو اس سے محبت ہونا بھی فطری بات ہے۔ اور اس محبت کے لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص اس صاحب کمال سے براہ راست فیضیاب ہوا ہو۔ چوتھی چیز جمال ہے۔ ہر حسین و جمیل کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ جمال کی وجہ سے کشش پیدا ہوتی ہے ←

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

ان چار اسباب کے علاوہ محبت ہو نہ کی کوئی اور سبب نہیں ہے اور ہر سبب بذات خود محبت کے لئے کافی ہے۔ ضروری نہیں کہ محبوب میں چاروں اسباب بیک وقت موجود ہوں لیکن ہمارے آقا و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں یہ چاروں کے چاروں اسباب بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ کی قرابت ہر مسلمان کے ساتھ باپ بیٹے بھائی، حتیٰ کہ اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم نبی ہماری جانوں سے بھی ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین حضورؐ تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک باپ کی نفی ہوتی ہے لکن سے اس کا معنی یہ ہوا کہ حضورؐ اگرچہ کسی بالغ مرد کے جسمانی باپ نہیں لیکن رسول اللہ ہونے کی حیثیت سے سب کے روحانی باپ ہیں۔ قرآن نے وضاحت سے بتایا وازواجہ امھتھم اگر وہ مائیں ہیں۔ تو آپ یقیناً ہمارے باپ ہیں اور روحانی باپ کا رشتہ جسمانی باپ سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ روح اصل ہے اور جسم فرع روح حاکم ہے اور جسم محکوم۔ روحانی ابوت جسمانی ابوت سے ہزار درجہ زیادہ مستحکم ہے رشتہ قرابت اس کائنات میں مضبوط ترین رشتہ ہے لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

جہاں تک احسان کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ محسن آپکی ذات مقدسہ ہے۔ آپ کی بتائی ہوئی تعلیمات کے سوا کچھ نہیں جو انسان کو انسان بنائے۔ اگر حضورؐ کی وساطت سے یہ تربیت نہ آتی تو انسان حیوانوں سے بدتر ہوتا۔ آپ نے شریعت۔ دین۔ عبادات۔ نماز۔ معاملات۔ اخلاق عطا فرمایا۔ آپ نے جنت عطا کی اگر آپ سے وابستہ نہ ہوا جائے تو نہ آخرت میں فلاح اور نہ دنیا میں فلاح صرف حضورؐ کی تعلیمات کے راستے نجات کے راستے ہیں۔ آپ خاتم النبیینؐ ہیں۔ آپ سے الگ ہو کر قیامت تک کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔ لو کان موسیٰ حیاً۔

اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے انہیں بھی میری اطاعت کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ حضرت عیسیٰؑ جب نازل ہوں گے تو ان پر لازم ہوگا کہ شریعت محمدیہ پر عملکریں۔ اب آپ کے بغیر نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے اتنا بڑا محسن کہ جس نے ہدایت کا راستہ بتایا اس سے محبت نہ ہو تو کس سے ہو۔ اور کمال کی تو بات ہی نہ کریں "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" اللہ کی ذات تو خالق ہے۔ وراء الوراء ہے۔ کائنات میں آپؐ کا کمال تمام کمالات کا آخری مقام آپؐ کو حاصل ہے اس کے بعد صرف خالق کی ذات کی ذات ہے۔ اور جمال ارشاد ربانی ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور سب انسانوں میں جمیل آپؐ تھے

خلاصہ یہ کہ جب آپ کی ذات بابرکات میں تمام کمالات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ تو پھر آپؐ سے محبت بھی بدرجہ اتم ہونی چاہیئے۔ محبت کا مرکز حضورؐ کی ذات ہونی چاہیئے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ اس محبت کا تقاضا کیا ہے۔ تقاضا یہ ہے کہ ہم حضورؐ کی تعلیمات، آپؐ کی سنت اور طریقے پر چلیں اور اپنی زندگی ان کے مطابق بنائیں اگر ہم نے اپنی زندگی کو اس طریقے پر بنایا تو محبت ہے۔ محبوب کی ہر ادا پر مرمٹنا محبت کی سچائی کی دلیل ہوتی ہے۔ بتائیں پاکستان کے مسلمانو! کہ کیا آپ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا۔ میں اس سے متاثر نہیں ہوتا کہ آپ نے ہزاروں روپے لگا کر قمقمے لگائے روشنیاں کیں جشن منایا میں تو صرف اس سے خوش ہوں کہ آپ کے گھر میں حضورؐ کی سنت کا نور ہو۔ تمہارے دل میں نور ہو۔ کیا پاکستان حضورؐ کے نام کا صدقہ نہیں۔ کیا پاکستان دین و مذہب کے نام پر نہیں بنا۔ اسلام کے نام پر نہیں بنا تھا۔

دین۔ مذہب اور اسلام حضورؐ کی تعلیمات ہیں۔ آپ کی تعلیم کے سوا دنیا میں کوئی اسلام نہیں صرف جو آپؐ لائے ہیں۔ اگر اس ملک میں حضورؐ کے اخلاق و عادات آپ کے نظام حکومت کو نہ اپنایا گیا تو پاکستان کی بقا ناممکن ہے۔ بقا حضورؐ کی شریعت میں مضمر ہے۔ ہم حضورؐ کا نام چھوڑ کر کامیاب نہیں ہو سکتے عزیزوں کے ساتھ حضورؐ کے کیا اصول تھے؟

فرمایا وہ مومن نہیں جو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر تمام صحابہؓ اور حضورؐ بھوک سے دوچار تھے۔ بھوک کی وجہ سے سب نے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے تھے حضرت جابرؓ نے حضورؐ کے چہرہ اقدس پر بھوک کے اثرات دیکھے تو گھر چلے آئے اور بیوی سے پوچھا کہ گھر میں کچھ ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک صاع جَو موجود ہیں جو تقریباً ساڑھے تین سیر ہوتے ہیں۔ اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ حضرت جابرؓ نے اس بچے کو ذبح کیا اور بیوی سے کہا کہ کھانا تیار کر دیں حضورؐ کو اطلاع کرتا ہوں۔ بیوی نے کہا کہ کھانا تھوڑا ہے اس لئے صرف چار۔ پانچ آدمی لائیں۔ حضرت جابرؓ نے جا کر حضورؐ سے عرض کی کہ حضورؐ میرے گھر تھوڑا سا کھانا ہے آپ تشریف لے آئیں اور اپنے ساتھ چار پانچ اور صحابہؓ کو بھی لے آئیں۔ حضور نے جو کہ مسلمانوں پر باپ سے بھی زیادہ شفیق ہیں اعلان فرمایا کہ اے خندق والو چلو جابرؓ کے گھر تمہاری دعوت ہے۔ اس پیغمبرؐ رحمت کی غیرت یہ کب برداشت کر سکتی تھی کہ وہ خود تو کھانا کھالیں لیکن ان کے ساتھی بھوکے ہوں۔ چنانچہ پوری فوج حضرت جابرؓ کے گھر کی طرف چل پڑی جب ان کی بیوی نے دیکھا تو حضرت جابرؓ کو سخت سست کہا۔ کہ میں نے تو صرف چار پانچ آدمی کہے تھے تم پوری فوج کو لے آئے ہو تو حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں نے تو حضورؐ سے حقیقت عرض کر دی تھی۔ فوج کو وہ خود لائے ہیں۔ بیوی بھی آخر مسلمان عورت تھی اس نے کہا ٹھیک ہے اگر حضورؐ خود لائے ہیں تو پھر خود ہی ذمہ دار ہیں ہمیں فکر کی ضرورت نہیں۔ حضورؐ نے حکم فرمایا کہ کھانا میرے پاس لے آؤ اور اس پر سے کپڑا نہ ہٹانا۔ حضورؐ نے خود کھانا تقسیم فرمایا پورا لشکر کھانا کھا چکا تو پھر بھی کھانا بچ گیا۔ میرے محترم دوستو! جناب نبی کریم نے اس طرح معاشرہ بنایا تھا ہم میں نہ وہ اخلاق نہ عادات۔ حکومت چلانے کے لئے جو قانون تھے وہ ہم نے چھوڑ دیئے السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما۔ چور مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹ دو آج ہم مسلمان ہیں کچھ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ فاقطعوا ایدیھما کا مطلب یہ نہیں کہ چھری سے کاٹو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی سزا دو جس سے ہاتھ چوری کی طرف بڑھ نہ سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سزا اس وقت کے لئے ہے جب سب لوگ سیر ہو جائیں کوئی بھوکا نہ رہے ہمارے معاشرے میں یہ سزا ظلم ہے کچھ لوگ اور تاویلیں کرتے ہیں۔ دوستو! اگر ملکی قوانین میں سپریم کورٹ کوئی تاویل کرے تو وہ مستند ہے تو ہمارے سب سے بڑے محسن نے عملاً قحط کے زمانے میں بنو مخزوم قبیلے کی عورت فاطمہ کا ہاتھ کاٹا۔ جب لوگوں نے اسامہ بن زید اور زید بن حارثہؓ کو سفارش کے لئے بھیجا تو حضورؐ خود میں آگئے اور فرمایا کہ کیا تم اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں میں سفارشیں کرتے ہو خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر وہ عورت تائب ہو گئی اس کے بعد پھر کسی کا ہاتھ نہ کٹا۔

پاکستان کے قانون ساز اور حکمرانو! اگر پیغمبر کے قانون کو لاگو کیا۔ اگر لیاقت باغ میں سب لوگوں کے سامنے ایک آدمی کا ہاتھ کٹا تو پورے ضلع راولپنڈی میں چوری نہیں ہوگی۔ اب تو یہ چوریوں کا شہر ہے۔ بیٹے کو باپ کا خطرہ ہے باپ کو بیٹے سے خطرہ ہے۔ شوہر کو بیوی سے خطرہ ہے کیا معاشرہ ہے جہنم ہے اس میں کائنات کی شریعت پر عملکرو ورنہ پھر قفل نہیں بنائیں گے بازار پھر کھلے رہیں گے کسی کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ پیغمبرؐ کا حکم زنا کے بارے میں ہے کہ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحدۃ منھما مائۃ جلدۃ۔ دوستو! آپ بتائیے اگر ایک زانی کو برسر بازار سنگسار کریں تو ملک میں بدکاری ہوگی۔ وہ پاک معاشرہ بنے گا کہ دنیا میں جنت نظر آئے گی۔ پیغمبر کا حکم ہے من شرب الخمر فاجلدوہ جو شراب پیئے اسے اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ۔ اگر آج پاکستان میں شرابی کو اسی کوڑے لگائے جائیں تو کیا یہاں شراب رہ سکتا ہے۔ ترمذی میں روایت ہے کہ جو آدمی شراب پیئے گا چالیس دن تک اس کی نمازیں قبول نہیں ہونگی مجھے شرم آتی ہے جانا کافر ملک ہے۔ لیکن وہاں

باقی صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"تلک الایام نداولھا بین الناس

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ — ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

مطابق

۲ جون سنہ ۱۹۷۲ء

جلد ۱۵

شمارہ ۱۹

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

مرتب

محمد حنیف سہارنپوری

صراحت

احمد حسین کمال

لمحۂ فکریہ

امریکی صدر روس کے سات روزہ دورہ پر ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ ان کا یہ دورہ ان کے سابقہ چین کے دورہ کی ہی ایک کڑی ہے۔ روس کے اس دورہ کا منصوبہ بھی چین کے دورہ کے پروگرام کو تشکیل دیتے وقت ہی وائٹ ہاؤس کے ذمہ داروں نے مرتب کر لیا تھا۔

چین کے دورہ کا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ امریکہ، بدلتے ہوئے حالات میں اپنے اس منفی رویہ کو بدلنے کا بھی آغاز کر دے جو اس نے گزشتہ بیس سال سے اشتراکی چین کے بارے میں اختیار کر رکھا تھا

امریکی صدر کے چین کے دورے کے بعد کے واقعات نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ چین کے ساتھ جنوب ایشیا اور انڈوچائنا کے مسائل کے بارے میں کوئی مفاہمت عمل میں نہیں آسکی تھی۔ اور اس دورہ کے نتائج نہایت محدود رہے۔ بلکہ ویت نام میں امریکی بمباری اور سیاہ آزادی کی جنوبی ویت نام میں پیشقدمی کے واقعات نے چین کے دورہ کے محدود نتائج کو بھی محدود تر کر دیا ہے اور اس علاقہ کی سلامتی و امن کو اس دورہ سے اور چین کے ساتھ مفاہمت کے رویہ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے۔

امریکی صدر کا روس کا دورہ بین الاقوامی طور پر بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔

دنیا کی یہ دو سب سے بڑی طاقتیں آج پوری دنیا کی اجارہ دار بنی ہوئی ہیں۔ دوسری قوموں میں بعض اقوام اقتصادی اور فنی اعتبار سے طاقتور ہو سکتی ہیں۔ لیکن سیاسی اور فوجی طاقت کا سب سے بڑا سرچشمہ ان دونوں عظیم طاقتوں کے ہی ہاتھوں میں ہے۔

بدقسمتی سے اس وقت ساری دنیا مادیت کی دلدل میں غرق ہو رہی ہے اور مادیت کی تمام عظمتیں ان دونوں طاقتوں یعنی امریکہ اور روس کو حاصل ہیں۔ اس لئے دنیا کی ہر قوم بلا واسطہ اور بالواسطہ ان دونوں طاقتوں کی محتاج بن کر رہ گئی ہے۔

مادی طاقت کا جواب صرف اخلاقی اور روحانی طاقت کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

انقلابات عالم کی تاریخ میں انقلاب کے ہر موڑ پر چھوٹی سے چھوٹی قوموں کو بھی کامرانی اس لئے نصیب ہوئی کہ وہ اخلاقی اور روحانی طاقت سے سرشار تھیں۔

عرب اسلام کی روحانی اور اخلاقی قوت کے ساتھ ہی اپنی تمام ناداریوں اور کمزوریوں کے باوجود ایران و روم کی عظیم ترین مادی طاقتوں پر غالب آ گئے تھے۔

آج بھی زمانہ ایک نئے انقلاب کے لئے ایسی ہی روحانی اور اخلاقی قوت کے ظہور کا منتظر ہے جو وقت کی ان دو بڑی مادی طاقتوں کو ناکام بنا سکے۔ اور عالم انسانیت کو سچا امن و سکون دے سکے

لیکن کیا عرب و عجم کی مسلمان قومیں اس کا جواب دے سکتی ہیں؟ پس جب تک دنیا روحانی اور اخلاقی طاقت سے محروم ہے، اسے امریکہ اور روس کی ان دو بڑی طاقتوں کی چکی کے پاٹوں کے درمیان رہنا ہی ہوگا۔

ماسکو میں یہ دو طاقتیں ایک جگہ بیٹھ کر دنیا کی چھوٹی اقوام کی قسمتوں کے فیصلے کریں گی۔ اور آئندہ یہ ہی فیصلے رد بہ عمل لائے جائیں گے

کاش ایشیائی اقوام بالخصوص مسلمان ممالک اپنی طاقت کے حقیقی راز سے واقف ہو سکیں، تاکہ دنیا امریکی اور روسی سیادت کے طوق سے آزاد ہونے کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ (۲۲ مئی ۱۹۷۲ء)

نیپ کے سربراہ پر حملہ

بلوچستان اور سرحد میں تشدد کے جو واقعات حال ہی میں رونما ہوئے ہیں، جن کے نتیجہ میں کوئٹہ میں نیپ کا ایک کارکن مارا گیا ہے اور ضلع دیر میں بنڈر گاؤں کے قریب نیپ کے دو کارکن ہلاک ہوئے جبکہ نیپ کے سربراہ خان عبدالولی خاں بال بال بچ گئے، خطرناک قسم کے سیاسی بحران اور سازشوں کا پتہ دے رہے ہیں۔

نیپ کے سربراہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب کے ساتھ مل کر ملک میں

(ورق الٹئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا۔

صاف اور واضح جمہوریت کی پامالی کی جو مہم شروع کر رکھی ہے، وہ ان عناصر کے لئے مایوسی کا باعث بنی ہے۔ جن کے سیاسی عروج کا دارومدار گزشتہ ۲۴ سال سے سیاسی جوڑ توڑ اور سازشوں پر رہا ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان اول دن سے ہی ایسی سازشوں کا آماجگاہ بن گیا تھا۔ امید تھی کہ مشرقی پاکستان کے سقوط کے بعد اس قسم کے گھناؤنے سیاسی کردار سے ملک پاک وصاف ہو جائے گا اور جمہوریت و اسلام کے واضح اصولوں پر ملک کی آئندہ سیاست تعمیر ہوگی۔

اس مقصد کے حصول کی ضمانت نیپ اور جمعیۃ کے اتحاد نے فراہم کر دی ہے۔ یہ اتحاد تو کسی طرح سے ناکام نہیں بنایا جا سکا۔ اب ان مفاد پرست عناصر کے سامنے یہ ہی شرمناک و المناک راہ رہ گئی ہے کہ تشدد کو ہوا دیں لیکن اس کا انجام، کاش یہ عناصر سمجھیں کہ ملک کی مکمل تباہی کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے۔

بلاشبہ نیپ و جمعیۃ کے راہنما ملک کی سلامتی اور اتحاد کی خاطر تشدد کی رو سے بھی تحمل اور ضبط کے ساتھ گزر جائینگے لیکن خان عبدالولی خاں جیسے نیپ کے رہنما کے ساتھ اگر کوئی سانحہ پیش آ جاتا ہے، تو کیا اس کے عواقب خطرناک نہیں ہوں گے؛ خود غرض سیاسی عناصر کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے۔ (۲۲ مئی ۱۹۷۲ء)

لائل پور کے ضمنی انتخابات

حکومت کیلئے ایک آزمائش ہیں

لائلپور میں ہونے والے ضمنی انتخابات پیپلز پارٹی کے دور حکومت کی ایک ایسی آزمائش ہے، جس سے اس حکومت کی اخلاقی حیثیت کا اندازہ پوری قوم کو ہو جائے گا۔

سب سے پہلی بات قومیہ ہے کہ مختار رانا صاحب کو نااہل قرار دے کر، ان کو قومی اسمبلی کی رکنیت سے محروم کر دینا جمہوری نقطۂ نگاہ سے کسی طرح بھی معقول نہیں کہا جا سکتا اور یہ ایک ایسا داغ ہے، جس سے پیپلز پارٹی کی حکومت کا نامۂ اعمال داغدار ہوا ہے۔

پھر اس سیٹ کے لئے الیکشن کی جو ہما ہمی شروع ہوئی ہے۔ اس میں دونوں مخالف امیدوار یہ الزام عائد کر رہے ہیں کہ حکومت کی پوری مشینری پیپلز پارٹی کے ٹائر امیدوار کو ہر قیمت پر کامیاب بنانا چاہتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی شہر میں ہنگامے بھی شروع ہو گئے ہیں اور زرعی یونیورسٹی سمیت لائلپور کے تمام تعلیمی ادارے کھلنا بند کر دیئے گئے ہیں۔

اس طرح الیکشن کے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہونے کے امکانات معدوم ہو رہے ہیں۔

ہمارے خیال میں اس طرح اگر یہ سیٹ پیپلز پارٹی نے حاصل بھی کر لی تو اس سے ملک میں اس کی حکومت کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچے گا۔

اسے تو اس وقت نہایت آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخاب کی ایک ایسی مثال قائم کرنی چاہیئے۔ جس سے دشمن بھی اس پر انگلی نہ اٹھا سکے۔ خواہ یہ سیٹ اس کے ہاتھ نہ آئے۔

ورنہ سیاسی اعتبار سے جو بے اعتمادی پیپلز پارٹی کی حکومت کے خلاف عوام میں پیدا ہوگی۔ اس کا ازالہ آئندہ ممکن نہیں ہو سکے گا۔

اور ملک میں پھر انتخابات کی ایک غیر صحت مند مثال قائم ہو جائے گی۔ جو انجام کار جمہوریت کے لئے بھی سم قاتل ثابت ہوگی۔

حکومت، پارٹی اور جمہوریت کے مفاد کو قربان کر کے لائلپور کی ایک سیٹ حاصل کرنا دانشمندی نہیں کہا جا سکتا

(۲۲ مئی ۷۲ء)

جمعیۃ تلہ گنگ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام تلہ گنگ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ عثمانیہ جامع مسجد عیدگاہ، تلہ گنگ منعقد ہوا جس میں جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست حضرت مولانا فضل احمد صاحب۔ امیر مولانا نور ہاشم صاحب۔ نائب امیر غلام حیدر صاحب کمیشن ایجنٹ نائب امیر قاری سعید صاحب عثمانی۔ جنرل سیکرٹری محمد اسلم جنرل مرچنٹ۔ معاون سیکرٹری عبدالستار صاحب منڈی والے خزانچی حمنا احمد صاحب

مولانا غلام غوث صاحب سے اظہار تعزیت

ناصر پور۔ گزشتہ شب ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل حق خطیب ہشتنگری نے ملک کی آزادی اور اسلام کی سربلندی کے لئے علماء اسلام کی خدمات کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی کی خدمات جلیلہ کا بیان کیا۔ آخر میں میاں عبدالقیوم صاحب بقہ کی وفات پر ان کے جملہ رشتہ داروں اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے اظہار تعزیت کیا گیا

جمعیۃ تحصیل مانسہرہ کا انتخاب مکمل

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کے امیر مولانا عبدالحی صاحب نے تحصیل مانسہرہ کا انتخاب مکمل کر لیا۔ دس ارکان مجلس عاملہ کے ۲۵ شوریٰ کے لئے منتخب کئے۔

مجلس عاملہ:۔ مولانا کریم عبداللہ صاحب۔ عبدالستار خاں میاں خاں۔ حاجی فیروز خاں۔ مولانا قاری فضل دین۔ قاری گل رحمٰن۔ عبدالقیوم خاں۔ مولانا غلام ربانی۔ قاضی عبدالمجید مولانا محمد یوسف چمڑہ فروش

مجلس شوریٰ:۔ مولانا غلام نبی شاہ۔ مولانا سید نواب حسین شاہ عمر خاں۔ حاجی عبدالمنان۔ مولانا حضرت احمد۔ حاجی جہانداد غلام حیدر شاہ۔ مولانا عبدالوہاب۔ مولانا درویش صاحب۔ حاجی فضل الرحمٰن۔ مولوی ایوب صاحب۔ مولوی عبدالجلیل قاری غلام رسول بہلگ۔ شیر افضل خاں۔ مولوی جہری خان اشرف خاں۔ مولوی محمد معین۔ مولانا عبدالجبار۔ مولانا عبدالحکیم عزیز خاں۔ محمد یونس خاں۔ قاری سعید صاحب۔ مولانا شیریں صاحب۔ مولوی عبدالقیوم۔ مولانا غلام سرور۔

علاقائی تنظیموں اور دفتری اخراجات کے لئے ایک چھ رکنی کمیٹی تشکیل ہوئی۔ جس کے صدر عبدالستار خاں بقہ منتخب ہوئے۔

گل رحمٰن ناظم نشر و اشاعت
بقہ

تبدیلی پتہ

میں اپنے تمام کرم فرماؤں کو مطلع کرتا ہوں کہ میں نے کمالیہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی ہے۔ آئندہ احباب درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(مولانا) عبدالرؤف فاروقی خطیب جامع مسجد جمالی
نقشبندیہ محلہ کھوکھر آباد کمالیہ ضلع لائلپور

سرحد کے درویش وزیر اعلیٰ سے ایک ملاقات

عنوانات ایک نظر میں

* مولانا مفتی محمود نے چار ہزار روپے کرایہ کی کوٹھی میں رہنے سے انکار کر دیا
* وہ سرحد کو ایک مثالی صوبہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
* مفتی صاحب نے فرمایا:۔ انتخابات میں ان کی جماعت نے ایک روپے سے ایک لاکھ روپے کا مقابلہ کیا

اور یہ کہ ——— حضرت مفتی صاحب نے اس طرح کے بہت سے مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ انٹرویو روزنامہ حریت کراچی میں شائع ہوا، اشرف ہاشمی نے لکھا، اور اب اس کو خوبصورت پمفلٹ کی صورت میں عمدہ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۳۰ پیسے فی سینکڑہ بیس روپے علاوہ ڈاک خرچ۔ پچیس سے کم نہیں بھیجا جائے گا۔

ملنے کا پتہ
محمد حنیف سہارنپوری دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

مسائل و افکار

محمد سعید الرحمٰن علوی جامع مسجد حضرو

مرزائیوں کا لاہوری ٹولہ

اور

مودودی صاحب

الحذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

انگریز نے اپنے دورِ حکومت میں جب یہ محسوس کیا کہ مسلمان قوم پر اس وقت تک قابو پانا مشکل ہے۔ جب تک اس کے مجاہدانہ جذبات کو فنا نہ کر دیا جائے۔

ان جذبات کو فنا کرنے کی غرض سے پادریوں کے مشورہ سے ایک نئی نبوت کا قیام ضروری سمجھا گیا۔

مرزا غلام احمد جو ان دنوں سیالکوٹ کچہری میں ملازم تھے۔ آپ سے لاٹ پادری کی ملاقات، پھر آپ کا استعفیٰ اور کادیاں میں قیام کر کے اپنا حلقہ اثر بنانا دراصل نئی نبوت کے قیام کی ہی ابتدائی کڑیاں تھیں۔ مرزا صاحب نے گرگٹ کی طرح کئی ایک رنگ بدلنے کے بعد اپنے سفید فام آقاؤں کی اغراض کی تکمیل کے لئے بالآخر مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کر ہی دیا۔

۱۹۰۸ء میں عبرتناک موت کا شکار ہو کر جب مرزا صاحب خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوئے تو آپ کے دستِ راست اور معتمد خصوصی حکیم نورالدین کو منصب خلافت کا مستحق گردانا گیا۔

انگریزوں کے اس زلّہ خوار جماعت میں حکیم نورالدین کو بدرجہ امتیازی مقام حاصل تھا اور جماعت کے اکثر و بیشتر پڑھے لکھے افراد حکیم صاحب کے شاگرد تھے۔ جونہی حکیم صاحب منصب خلافت کے مستحق گردانے گئے مرزا صاحب کے اہل خانہ بالخصوص موسیو بشیر الدین محمود کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں میرے ابا کی کمائی کا پھل دوسرے نہ کھانا شروع کر دیں۔ موسیو بشیر نے اپنی سازشی اور عیارانہ جبلت کے پیش نظر حکیم صاحب کی زندگی میں ہی جوڑ توڑ شروع کر دیا۔ اور جونہی ۱۹۱۴ء میں حکیم صاحب اپنے آنجہانی مربی و مقتداء کے ساتھ واصل جہنم ہوئے تو اقتدار کی رسہ کشی کا پوشیدہ اور خفیہ کھیل کھل کر سامنے آگیا ایک طرف موسیو محمود مرزا صاحب کے دوسرے اہل خانہ اور آپ کے خاندانی معتقدین تھے تو دوسری طرف حکیم صاحب کے اہل خاندان اور آپ کے شاگرد و عقیدت مند تھے۔ آخر موسیو محمود کا گروپ غالب آگیا اور نام نہاد قصر خلافت کو مرکز عیاشی بنانے کے لئے موسیو بشیر الدین اس کے وارث و مالک قرار پائے اور نورالدین گروپ خائب و خاسر لاہور آگیا۔ اس گروپ نے لاہور آکر بشیر گروپ سے انتقام لینے کے لئے سوچ بچار شروع کر دی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا قیام عمل میں آیا اور نورالدین کا شاگرد خصوصی محمد علی ایم۔ اے چودھری قرار پایا۔

کادیاں اور لاہور میں توپیں نصب ہو گئیں اور ایک دوسرے پر گولہ باری شروع ہو گئی

یہ تو مناسب نہ تھا کہ فکر و نظر کی دنیا میں دونوں گروپ ایک سا طرز عمل اختیار کریں۔ کیونکہ اس صورت میں ممکن تھا، کہ کادیانیت کی مخالف طاقتیں اس دوہرے محاذ کو اقتدار کا شاخسانہ قرار دیں۔ اس لئے لاہوری گروپ نے اپنے تمام تر سابقہ افکار و نظریات پر قائم رہتے ہوئے بھی منافقانہ روش اپنانے کے لئے اعتدال کی راہیں سوچنا شروع کر دیں۔

ابوجہل کے مقابلہ میں عبداللہ بن ابی والی صورت حال سامنے آگئی اور بھولے بھالے مسلمانوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ شاید محمد علی اینڈ کو مرزا صاحب کے کافرانہ عقائد سے برأت کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن یہ محض بھول تھی۔ یہاں تو فراڈ کھیلا جا رہا تھا۔ جب مذہب مغرب کے نمائندوں نے اس فریب کا پردہ چاک کیا تو لاہوری گروپ نے تلملانے کی روائتی ابلیسانہ پالیسی پر اکتفا کیا اور اپنے کافرانہ عقائد کے بارے میں کوئی وضاحت نہ کی۔

برصغیر کی تقسیم کے بعد ایک خطہ ارضی بنام "پاکستان" مذہب کا گہوارہ بنانے کے لئے معرض وجود میں آیا۔ اس موقع پر سادہ لوح عوام نے سوچا کہ شاید کادیانیت سمیت تمام تر ابلیسی فتنے اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ لیکن اہل حق نے سمجھایا کہ ایسا ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ سیاسی زعماء کی دو عملی پالیسی سے یہی توقع تھی۔

بالآخر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا اور سواد اعظم کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے کادیانیت سمیت تمام ابلیسی فتنے ملک کے در و بست پر چھائے نظر آئے۔

کادیانیت کا نورالدین گروپ بھی متعدد مراعات کا مستحق گردانا گیا۔ جبکہ بشیر گروپ کے تو وارے نیارے ہو گئے۔ حکومت کے اس طرز عمل کے نتیجہ میں سواد اعظم کی بیچینی لابدی امر تھا۔ موسیو بشیر ۵۲ء کو اپنا سال قرار دے چکے تھے، اس کے مقابل امیر شریعت قدس سرہٗ نے ۵۳ء کو مسلمانوں کا سال قرار دیا۔ امیر شریعت نے اپنے ساتھیوں سمیت تمام مکاتب فکر کے اہل دانش و بینش کو مجلس عمل کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے کادیانیت نواز پالیسی پر ہلہ بول دیا۔ ظلم و جور اور جبر و استبداد کے رسیا حکمرانوں نے فرعونیت کا ہر حربہ اختیار کر کے اس تحریک کو کچلنے کی کوشش کی، گو تحریک اپنے انتہائی مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکی، لیکن مرزائی اقتدار کا خواب بھی پریشان ہو کر رہ گیا۔

حکومت کا طرز عمل تو جو تھا سو تھا۔ اس مرحلہ پر تحریک اسلامی کے نام نہاد علمبردار مودودی صاحب کا طرز عمل سب سے زیادہ افسوسناک تھا۔ آپ نے مجلس عمل کی تمام تر میٹنگوں میں اصالتاً یا وکالتاً شرکت کر کے پورے پروگرام میں مکمل شرکت و حمایت کا وعدہ کر کے بعد میں سلطانی گواہ کا کردار ادا کیا۔ چونکہ مودودی صاحب نے ایک خالص دینی تحریک کے معاملہ میں اپنے عدم اخلاص کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس لئے قدرت نے سزا دی اور آپ سنگین سزا کا شکار ہو گئے۔ مودودی مشنری تحریک ۵۳ء کا کریڈٹ مودودی کو دیتے ہوئے ستر باتی نہیں۔ یہ داستان علیحدہ سپرد قلم کی جائے گی۔ کہ مودودی صاحب کو سزا کیوں ہوئی ہے، انتظار فرمائیں۔

فی الوقت یہ عرض کرنا ہے کہ تحریک کے معاملہ میں سلطانی گواہ کا کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مودودی صاحب نے جو دوسرا ظلم کیا۔ وہ یہ پالیسی تھی کہ کادیانیت کا بشیر گروپ تو کافر ہے نورالدین نہیں۔ علماء سے ایما جیل کے اندر کتابیں چھپا کر کے مصدقہ دستاویز دکھلائیں "جس نہ مانوں" کے علمبردار شاہ اچھرہ نے ایک نہ مانی۔

مودودی صاحب کا یہ طرز عمل انتہائی خطرناک تھا، اور اس کے بڑے دور رس نتائج برآمد ہوئے۔ حتیٰ کہ مغربی علوم چشمہ سے دینیات کا مطالعہ کرنے والے گروہ اور تجدد پسند طبقات نے وہی روش اپنائی۔ اور سند میں مودودی صاحب کو پیش کرنا شروع کر دیا۔ پوری قوم کا ایک مسلمہ مطالبہ اختلاف کا شکار ہو گیا۔

ابھی حال ہی میں (۳۰۔ اپریل ۱۹۷۲ء) مودودی صاحب کی جماعت کے سرکاری آرگن ایشیا کے صفحہ ۱، صفحہ ۱۱ پر ایک مختصر مضمون اس سلسلہ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کادیانیت کا لاہوری گروپ بھی اسی طرح مرزا غلام احمد کو نبی و رسول مانتا ہے جس طرح مودودی گروپ۔

اس مضمون کو پڑھ کر معاً ذہن میں خیال آیا کہ یہ تحریر مودودی کی منشاء سے لکھی گئی ہے یا آپ کی منشاء کے بغیر۔

اگر آپ کی منشاء سے لکھی گئی ہے تو بہت خوب! آپ کو خود بھی اس کا اعلان کر دینا چاہیئے کہ لاہوری ٹولہ کافر ہے اور اگر اس میں آپ کا منشا شامل نہیں تو اس مضمون کو ٹھنڈے دل سے دوبارہ ملاحظہ فرمائیں اور حیات مستعار کے آخری لمحات میں صحیح طرز عمل کو اپنائیں۔

(باقی صفحہ پر)

چلتے چلتے یہ بھی عرض کر دوں کہ ۷۲ء کے انتخاب کے لئے آپ نے جو جماعتی منشور مرتب و مدون فرمایا تھا۔ اس میں آپ نے لاہوری چھوڑ ربوی گروپ کو بزور مسلمان ثابت کرنے کے لئے بھی ایک چور دروازہ کھولا تھا۔ اس پر آپ اب تک قائم ہیں یا نہیں ؟

بہرحال آپ کو اس حقیقت کا احساس ہوگا کہ برصغیر ہی نہیں عالم اسلام کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی تمام تر سازشوں کے پس پردہ کا دہانی سازشیں کارفرما ہیں ایسے وقت میں قرآن و حدیث کے مسلمات کے خلاف ایک کافر گروہ کے متعلق یہ ڈھیلا ڈھالا طرز عمل بربادی عاقبت کا سبب تو بن سکتا ہے اور بس۔ امید ہے کہ آپ اپنی اور اپنی جماعت کی عاقبت پر رحم فرمائیں گے۔

مظفر آباد کالج یونین کے مقابلہ حسن قرأت میں جو قرارداد پاس ہوئی وہ علم تجوید کی توہین ہے

(قاری گل رحمٰن ناظم اعلیٰ تنظیم القراء سرحد بلغہ ضلع ہزارہ)

علم تجوید، ایک ضروری علم ہے، جس کے حصول کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت غلط ہوتی ہے۔ اور یہ علم بنایا نہیں گیا بلکہ یہ اسی طرح قرآن مجید کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ جس طرح قرآن عزیز نازل ہوا صحت قرآن کے لئے اس کا جاننا فرض ہے اور اس پر علماء کا اتفاق رہا ہے اور ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی ہر مکتب فکر کے مدارس میں قراء حضرات کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ علماء کرام کی محنت شاقہ ہی ہے کہ پاکستان میں ماہرین تجوید بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اور علم تجوید کے طالب علم ملک کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ جا بجا حسن قرأت کے مقابلوں کی خبریں بھی اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں (حسن و قرأت کا مقابلہ) کے اہتمام کے جائز ناجائز ہونا میرا موضوع نہیں۔ البتہ حسن قرأت کے مقابلوں سے عوامی سطح پر کچھ غلط فہمیاں ضرور پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو دور کرنے کے لئے مقابلہ حسن و قرأت کی طرف سے کوئی متبادل انتظام نہیں کیا جاتا۔ مثلاً عوام اس قاری صاحب کو زیادہ داد دیتے ہیں، جس کی آواز اچھی ہو۔ سریلی ہو، اونچی ہو۔ ایک سانس میں زیادہ آیتیں پڑھ سکتا ہو۔ یقیناً اچھی آواز خدا کی نعمت ہے سریلی آواز کی جتنی تعریف اور احادیث بیان کی جائے مجھے اس سے کلام نہیں ہے۔ لیکن علم تجوید سے آواز کی اچھائی یا برائی کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ایک اچھی آواز والا صاحب قرآن مجید بہت خوب پڑھتا ہے۔ آواز بلند کرتا ہے۔ نیچے لاتا ہے۔ بہت ہی خوش آواز ہے۔ لیکن علم تجوید کا ماہر نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا صاحب علم تجوید کا ماہر ہے لیکن آواز میں وہ اونچائی اور سریلا پن نہیں ہے جو دوسرے کا ہے تو عوام غلط فہمی کے طور پر آواز والے کو اچھا قاری کہیں گے۔ حالانکہ وہ قرآن مجید تجوید کی کمزوری سے غلط پڑھتا ہے اور دوسرا ٹھیک پڑھتا ہے۔ اچھی آواز والا ایک ایسی چیز سے مشہور ہو رہا ہے جس کا نفس تجوید سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور دوسری آواز والا آواز کے بل بوتے پر اکثر تجوید کی تکمیل سے قبل ہی میدان مقابلہ میں کود جاتا ہے اس لئے کہ اس کو آواز کی وجہ سے کامیابی کا یقین ہوتا ہے باقی اخلاص ان مقابلوں میں ہوتا ہے یا نہیں ہوتا وہی حضرات سمجھ سکتے ہیں۔ اس حکومت میں جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، قرآن مجید کی صحیح تلاوت اس کے لب و لہجہ کی حفاظت، اسلامی تعلیمات کا آئینی تحفظ حکومت پر فرض ہے۔ لیکن افسوس کہ گذشتہ حکومتوں نے اور تو اور قرآن مجید کی صحیح تلاوت کے لئے بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ جو اس کے لئے قراء عظام کو دلیری سے اٹھ کر حکومت کو مجبور کرنا چاہیئے کہ جو دعویٰ حکومت کرتی ہے۔ اس کو عملی جامہ پہناوے یہاں غیر اسلامی اطوار کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے! انگریزی زبان اور اس کے لب و لہجہ کو ضرورت سے زیادہ تحفظ دیا گیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حکومت قرآن مجید کے قوانین، اس کے لب و لہجہ اور اس کے پڑھنے کے قواعد و ضوابط کو تعلیمی اداروں میں نہیں جانے دیتی۔ گذشتہ سالوں میں محکمہ تعلیم نے سکول کے استادوں کو پندرہ دن اور ایک مہینہ کے لئے قاری حضرات سے ٹریننگ لینے کے لئے مجبور کیا تھا۔ یہ قدم قرآن مجید سے بھی مذاق کے مترادف ہے اور سکول کے استاد جو کہ معاشرہ میں بلند مقام کا حق رکھتے ہیں ان کو بھی اتنے کم وقت میں تجوید سیکھنے پر مجبور کرنا ان کی توہین ہے۔ جبکہ ایک ذہین طالب علم بھی علم تجوید کو کماحقہٗ تین سال سے کم میں قطعاً نہیں سیکھ سکتا۔

صوبہ سرحد میں جناب مولانا قاری فضل ربی صاحب کی سرپرستی میں تنظیم القراء کے نام سے قاری حضرات کی جماعت عرصے سے اعلیٰ کام سرانجام دے رہی ہے قاری حضرات کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس جماعت میں شامل ہو کر قرآن کی بالادستی تسلیم کروانے کے لئے اس فریضہ کو ادا کریں جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ مظفر آباد کالج سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام مقابلہ حسن و قرأت میں یہ قرارداد کہ قاری طلباء کو کھلاڑیوں جیسی سہولتیں دی جائیں کمزور مطالبہ ہے اور علم تجوید کی توہین ہے۔ لہٰذا تمام قراء حضرات کو اٹھ کر قرآن عزیز کی بالادستی تسلیم کرانے کی محنت کرنی چاہیئے۔

مدرسہ انجمن فیض القرآن کا اٹھارواں اجلاس

مدرسہ انجمن فیض القرآن ہیں بگلہ تحصیل باغ آزاد کشمیر کا اٹھارواں سالانہ تبلیغی اجتماع اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ ۱۰ر ۱۱ر جون ۷۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ عوام الناس سے گذارش ہے کہ وہ جلسہ کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے اس اجتماع عظیم میں شرکت فرمائیں۔

دیگ اور چمچے

لائلپور (نمائندہ خصوصی) گذشتہ شب یہاں پیپلز پارٹی کا ایک انتخابی جلسہ عوامی لطف و مزاح کا مرکز بن گیا۔ وزیر اطلاعات مسٹر کوثر نیازی جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سورج ہیں اور ہم اس کی کرنیں ہیں، وہ سمندر ہیں ہم اس کی لہریں ہیں وہ پھول ہیں، ہم اس کی پتیاں ہیں۔ اتنے میں سٹیج کے عقب سے ایک شخص نے آواز لگائی، بھٹو دیگ ہیں اور آپ اس کے چمچے ہیں۔ اس فقرہ پر پورا جلسہ گشت زعفران بن گیا۔

نوائے وقت لاہور
۱۳ر ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

مولانا محمد لقمان صاحب کے دورہ ضلع گوجرانوالہ

وسیالکوٹ کا پروگرام

۳۱ر مئی	بروز بدھ	حافظ آباد
یکم جون	بروز جمعرات	بھاڈیوالہ تحصیل ڈسکہ
۲ر جون	،، جمعہ	خطبہ جمعہ پسرور رات کوٹلی میانی
۳ر ،،	،، ہفتہ	بھاکراں والی تحصیل گوجرانوالہ
۴ر ،،	،، اتوار	نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

حضرت درخواستی مدظلہ کا دورہ حافظ آباد

امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم ۱۷ر جون بروز ہفتہ حافظ آباد تشریف لا رہے ہیں۔ رات کو آپ جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ جلسہ سے حضرت مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم کا خطاب بھی ہوگا۔ (زاہد الراشدی)

چشتیاں میں مولانا قاسمی خطاب کرینگے

۱۲ر جون بروز سوموار چوک مین بازار چشتیاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب خطاب عام فرمائینگے۔

موضع چیچکپور میں جمعیۃ کا قیام

امیر	میاں غلام فرید صاحب ریحان
نائب	میاں غلام حسین صاحب بھٹہ
ناظم اعلیٰ	مولوی عبدالمجید صاحب بھٹہ
نائب ناظم	میاں غلام شبیر صاحب بھٹی
ناظم نشر و اشاعت	جام سلطان محمود صاحب
خازن	حاجی محمد ابراہیم صاحب

زاھد الراشدی

قسط دوم

کیا عبوری آئین عوامی توقعات کے مطابق ہے؟

ایک تبصرہ ○ ایک جائزہ

بے کار کسی بھی حالت میں جائز نہیں۔ اگر حکومت کسی اہم قومی کام کے لئے افراد کو لازمی سروس کے لئے طلب کرے، اور ان کا معاوضہ خدمت ادا نہ کرسکے تو کم از کم ان کے اخراجات اور گھر کا اس دوران کا خرچ وغیرہ ان کو ضرور ملنا چاہیئے۔ ورنہ یہ بیگار صریحاً ظلم ہوگی۔

آزادی تقریر و تحریر

بنیادی حقوق کی دفعہ ۱۶ کے تحت مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ تحریر و تقریر کی اجازت دی گئی ہے۔

"ہر شہری کو تقریر یا اظہار خیال کی آزادی کا حق ہے بشرطیکہ پاکستان یا اس کے کسی حصہ کے دفاع یا سلامتی اور سالمیت کے مفاد میں یا بیرونی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے مفاد میں یا امن عامہ شائستگی یا اخلاق عامہ کے مفاد میں یا توہین عدالت، ہتک یا جرم پر اکسانے کے اندیشہ کے تحت قانون کی رو سے معقول پابندی عائد کی گئی ہو۔"

یہ دفعہ کئی اعتبار سے محل نظر ہے۔ اولاً اس لئے کہ جب تک جرم کا ثبوت نہ ہو، محض اندیشہ کے پیش نظر کسی کی آزادی پر پابندی لگا دینا قرین قیاس نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ اس دفعہ میں آزادی تحریر و تقریر سے جن امور کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ ان میں قرآن و سنت کے احکام صریح ناموس رسالت ناموس صحابہؓ اور ناموس اسلافؒ کو بھی شامل کیا جانا چاہیئے۔ بلکہ ان کو فوقیت حاصل ہونی چاہیئے۔ ثالثاً آزادی تحریر و تقریر سے کی گئی استثناؤں کے بارہ میں فیصلہ کی اتھارٹی بھی متعین ہو جانی چاہیئے۔ جو ہماری رائے میں عدلیہ ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ماضی میں اس بارہ میں انتہائی تلخ تجربات ہو چکے ہیں اور حکمرانوں نے ان استثناؤں سے فائدہ اٹھا کر اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف اب تک جو اقدامات کئے ہیں۔ ان کی فہرست طویل ہے اس لئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اس بات کا فیصلہ عدلیہ کے ہاتھ میں ہو۔ کہ کونسی تقریر و تحریر ان مستثنیات کی حدود کو پھاندتی ہے اور کونسی نہیں ورنہ اگر ماضی کی طرح یہ فیصلہ حکومت ہی کے ہاتھ میں رہا تو سوائے اس کے کچھ نہیں ہوگا کہ حکمران پارٹیاں سیاسی مخالفین کی آزادی تحریر و تقریر کو دبانے کے لئے ان مستثنیات کو بطور بہانہ استعمال کریں گی اور آزادی تحریر و تقریر ایک خواب بن کر رہ جائیگی۔

آزادی مذہب

بنیادی حقوق کی دفعہ ۲۰ کے تحت کہا گیا ہے کہ قانون امن عامہ اور اخلاق عامہ کی شرط کے ساتھ

(الف) ہر شہری کو کسی بھی مذہب کو اختیار کرنے اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا۔

(ب) ہر مذہب کو اور اس کے ہر فرقہ کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے چلانے اور اس کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

یہ دفعہ بھی کئی اعتبار سے اسلامی اصولوں سے متصادم ہے۔ اولاً اس لئے کہ کافروں کو آپس میں تبدیلی مذہب یا مسلمان ہونے کا حق ضرور ہے۔ مگر مسلمان کو مرتد ہونے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صریح ہے کہ جو مسلمان مرتد ہو جائے۔ اس کی سزا شرعاً قتل ہے۔ اس استثناء کا اس دفعہ میں ذکر ضروری ہے۔

ثانیاً اس لئے کہ اہل کتاب اور دوسری کافر ملتوں کو اپنے پیروکاروں کے دائرہ میں مذہب کی تبلیغ کا حق حاصل ہے مگر مرتدین کو ارتداد کی تبلیغ چھپ کر کرنے کا بھی حق حاصل نہیں۔ اس بارہ میں خلافت راشدہ کا صریحاً فیصلہ موجود ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں کوفہ میں کچھ ایسے لوگوں کا سراغ ملا، جو ایک مکان میں چھپ کر مسیلمہ کذاب کے دین کی تعلیمات حاصل کرتے تھے اور اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ کوفہ کے گورنر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے حکم سے ان لوگوں کو گرفتار کر کے ان کے سرغنہ کو قتل کر دیا اور باقی لوگوں سے توبہ کرا کے انہیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا (مستدرک حاکم ص ۳۴ ج ۳)

ثالثاً ہر مذہب کے پیروکاروں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ مگر ان اداروں کا دائرہ کار بھی اسی مذہب تک محدود ہونا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں عیسائی مشنری اداروں کے طریق کار اور انہیں کھلی چھٹی ملنے کے نتائج کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ اس تجربہ کو مدنظر رکھ کر ہی اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ صحیح ہو سکتا ہے۔

جائداد کی ضبطی کا مسئلہ

بنیادی حقوق کی دفعہ ان کے تحت کہا گیا ہے کہ قانون کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو جائداد سے محروم نہیں کیا جائیگا اور کسی جائداد کو پبلک مقصد کے سوا اور معاوضہ ادا کر کے طریق کار متعین کرنے والے قانون کے بغیر زبردستی تحویل میں نہیں لیا جائے گا۔ یہ بات بالکل بجا اور قرین قیاس و انصاف ہے۔ مگر دفعہ کی شق ۳ کے تحت اس سے جو استثنائیں کی گئی ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

شق ۳ میں زندگی، صحت عامہ اور جائداد کے تحفظ کے لئے جائداد کو تحویل میں لینے، متروکہ یا دشمن کی جائداد کو تحویل میں لینے اور جائداد کے مالک کے فائدہ کے لئے اسے محدود مدت کے لئے زیر انتظام لینے کے قوانین کو دفعہ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح متروکیوں کو تعلیم، طب اور رہائش کی سہولتیں اور بیروزگار افراد کو گذر بسر کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کسی جائداد کو تحویل میں لینے کا قانون بھی اس دفعہ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی طے کر دیا گیا ہے کہ کوئی مستفعی معاوضہ کے قانون کے تحت معاوضہ کو ناکافی قرار دینے کے لئے کسی عدالت سے رجوع بھی نہیں کر سکتا۔

بظاہر یہ دفعہ شخصی جائداد کے تحفظ میں بڑی زوردار ہے۔ لیکن مستثنیات کی روشنی میں اگر اسے دیکھا تو سوائے اس کے اور کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔ کہ دفعہ ۲۱ کے تحت جائداد کے تحفظ کا حق دے کر اسی دفعہ کی شق ۳ کے تحت اسے بعینہٖ واپس لے لیا گیا ہے اور استثنائی دفعہ بجا رہا کر کہہ رہی ہے کہ ملک میں کسی بھی شخص کی جائداد کو معاوضہ کے تعین اور عدالتی چارہ جوئی کے حق کے بغیر کسی بھی وقت سرکاری تحویل میں لیا جا سکتا ہے۔

حالانکہ شخصی جائداد کو بشرطیکہ وہ حلال اور جائز کمائی سے ہو، شرعی قانون میں معقول تحفظ حاصل ہے اور اسلام بعض انتہائی ناگزیر ہنگامی صورتوں کے سوا شخصی جائداد کو معاوضہ ادا کئے بغیر اور معاوضہ کے بارہ میں انصاف کے تقاضوں کو پورا کئے بغیر تحویل میں لینے کا روادار نہیں ہے۔

شہریوں کی مساوات

بنیادی حقوق کی دفعہ ۲۲ میں شہریوں کی مساوات کے عنوان سے یہ طے کیا گیا ہے کہ "تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانون کے مساوی تحفظ کے مستحق ہیں۔

(۲) محض جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں برتا جائیگا۔"

(جاری ہے)

پشاور کنونشن

پنجاب کا قافلہ جب صوبہ سرحد

قافلے کو دیکھ کر

دامن مرہ مخلو

رپورٹ: محمد حنیف سہارنپو

تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت سید صاحبؒ اور حضرت شاہ صاحب نے صوبہ سرحد کے ایک حصے میں اسلامی حکومت قائم کر دی تھی۔ لیکن آج جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے پورے صوبہ میں اسلامی حکومت کی راہ ہموار ہو چکی ہے اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے وزارت علیا کا منصب عظیم سنبھالنے کے بعد سب سے پہلا جو قدم اٹھایا ہے۔ وہ "شراب خانہ خراب" پر پابندی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی عظیم لعنت ہے، جس سے تمام برائیاں جنم لیتی ہیں اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے شراب کو "ام الخبائث" قرار دیا گیا ہے۔

یہ تو تھا تذکرہ جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے تذکرہ کے ضمن میں آ گیا تھا۔ اب میں پھر مقصد کی طرف لوٹتا ہوں۔

باران رحمت اور خوشگوار موسم

میں ۴ مئی کی شام کو نوشہرہ پہنچ گیا تھا۔ جہاں ۵ مئی کو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی معیت میں پنجاب سے آنے والے قافلوں کا منظر دیکھنے کے لئے دریائے اٹک کے پل پر جانا تھا۔ چنانچہ ہم علی الصبح نوشہرہ سے اٹک کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت آسمان پر ہر طرف گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور راستے میں ہی ہلکی ہلکی رم جھم شروع ہو گئی تھی بارش نہ اتنی زیادہ تھی۔ جس سے پھسلن ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور نہ کم ہی تھی۔ اس ہلکی ہلکی بوندا باندی کا یہ فائدہ ہوا کہ سڑک گرد و غبار اڑنے کا اندیشہ نہ رہا۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ پنجاب کا قافلہ جب صوبہ سرحد میں داخل ہوا تو سب سے پہلے باران رحمت نے اس کا استقبال کیا۔

باران رحمت کے نزول اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں چلنے سے موسم بہت خوشگوار ہو چکا تھا۔ جس وقت ہم اٹک کے پل پر پہنچے تو بارش اگرچہ بند ہو چکی تھی۔ لیکن آسمان پر ابر رحمت اسی طرح چھایا ہوا تھا۔ جب کاروان پنجاب نے اپنے ناظم عمومی حضرت مولانا قاسمی صاحب کو دیکھا تو انہوں نے بسوں سے اتر کر مولانا قاسمی کی کار کا گھیراؤ کر لیا اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، مولانا قاسمی زندہ باد کے نعرے لگا کر انہیں خوش آمدید کہا۔ اس وقت بسیں کچھ منتشر کھڑی ہوئی تھیں۔ کچھ تو پل سے پار تھیں، اور کچھ پل سے ورے۔ چنانچہ ان کو یکجا کیا گیا۔ اس وقت یہ کاروان میلوں تک پھیل چکا تھا۔ ایک طرف سر بفلک پہاڑ، دوسری طرف دریائے کابل اور درمیان میں پھیلا ہوا یہ کارواں اسلام، عجیب منظر پیدا کر رہا تھا۔

امیر کاروان کا انتظار

پنجاب کے تمام علاقوں بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خاں خان پور، صادق آباد، کہروڑ پکا، فقیر والی، منچن آباد، ملتان ساہی وال، جھنگ، مظفر گڑھ، کوٹ ادو، ڈیرہ غازیخاں، بھکر، کلورکوٹ، میانوالی، سرگودھا۔ لائلپور، شیخوپورہ شاہ کوٹ، قصور، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم، گجرات، چکوال، خوشاب، جوہرآباد، ننکانہ گنگ، راولپنڈی حسن ابدال، حضرو، کیمبل پور وغیرہ ہر ہر مقام سے تین تین چار چار بسیں وہاں پہنچ چکی تھیں۔ غالباً سرگودھا واحد ضلع ہے، جہاں سے سات بسیں وہاں پہنچیں۔ اور بہت سے افراد ریل گاڑیوں کے ذریعہ پشاور پہنچے۔ اور کیمبل پور ضلع سے تقریباً پانچسو افراد نے کنونشن میں شرکت کی۔ قافلے ..... ہر ہر مقام سے وہاں پہنچ چکے تھے۔ لیکن اب وہ اس انتظار میں تھے کہ امیر کاروان حضرت درخواستی دامت برکاتہم تشریف لائیں اور قافلے کی روانگی کا حکم صادر فرمائیں۔

حضرت درخواستی کی آمد اور جوش و خروش

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ اس قافلہ حریت کی ایک نشانی ہیں۔ جس کی بنا شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی۔ حضرت کی ذات ہمارے اسلاف کی ایک چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہماری آنکھوں کے سامنے اسلاف کے تقویٰ للہیت، اخلاص و عمل اور قربانیوں کا مکمل نقشہ سا سامنے آ جاتا ہے۔ حضرت نہ تو مقرر نہ خطیب۔ لیکن جب بولتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ موتی بکھیر رہے ہیں اور کارکن ہیں کہ حضرت پر جان چھڑکتے ہیں۔

بہرحال کارکنان جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اس بات پر شاداں و فرحاں تھے کہ ان کے قافلے کی قیادت خود حضرت فرمائیں گے اور حضرت کی آمد کے انتظار میں وہ صبح ہی سے چشم براہ تھے۔

چونکہ حضرت خانپور سے سیدھے پشاور جا رہے تھے اس لئے صدر مجلس استقبالیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کنونشن جناب الحاج خان محمد افضل خاں صاحب رئیس اعظم آف بدرشی نے ان کو نوشہرہ اتار لیا۔ اور وہاں سے بذریعہ کار واپس اٹک کے پل پر لے گئے۔ تقریباً سات پونے سات بجے آپ وہاں پہنچے۔ کارکنوں کی نگاہ جب حضرت کی کار پر پڑی تو ان کے چہرے کھل اٹھے اور پھر نعرہ ہائے تکبیر و تحسین سے وادی اٹک گونج اٹھی۔ کارکن مصافحہ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ وقت کافی گذر گیا تھا۔ اور پشاور بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے حضرت نے اس قافلہ کا ایک سرے سے سرے تک جائزہ لیا اور اس کے کوچ کا حکم صادر فرمایا۔

اب یہ عظیم کاروان بسوں، ویگنوں اور کاروں کا یہ بحر بیکراں تلاوت کرتے، نعرے لگاتے اور پرچم جمعیۃ لہراتے ہوئے گشاں گشاں اور خراماں خراماں پشاور کی جانب روانہ تھا۔

اس عظیم قافلہ کی قیادت خود حضرت فرما رہے تھے، البتہ مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے جیپ میں سوار بادی گارڈ کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب بھی لاہور سے پشاور کے لئے اسی گاڑی میں سوار ہوئے تھے۔ جس میں حضرت درخواستی مدظلہ سفر فرما رہے تھے۔ اس لئے نوشہرہ میں حضرت درخواستی کے ساتھ ان کو بھی اتار لیا گیا۔ جانشین شیخ التفسیر بھی حضرت کے ہمراہ پشاور پہنچے۔ صوبہ سرحد کے اور بھی بہت سے علماء خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے اکوڑہ خٹک سے استقبال کے لئے اٹک کے پل پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

جہانگیرہ میں استقبال

جس وقت یہ عظیم کاروان اسلام جہانگیرہ پہنچا تو وہاں کے عوام پرچم جمعیۃ لئے ہوئے سڑک کے دونوں جانب بھاری تعداد میں کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے نعرہ ہائے تکبیر جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، حضرت درخواستی زندہ باد، مفتی محمود زندہ باد، مولانا ہزاروی زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے کاروان اسلام کا شاندار استقبال کیا اور پھولوں کی بارش کر کے جمعیۃ اور اکابر جمعیۃ سے اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا ثبوت دیا۔ حضرت درخواستی نے ان میں سے اکثر احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد شیدو کے مقام پر بھی عوام نے پرجوش خیر مقدم کیا، وہاں کے عوام بھی استقبال کے لئے پرچم نبوی لئے سڑک کے دونوں جانب کھڑے ہوئے تھے۔

...یں داخل ہوا تو باران رحمت نے اس کا استقبال کیا

...ل پشاور نے کہا

...قات دہ کم زینہ راغلہ

...ی ——— قسط ۲

اکوڑہ خٹک میں استقبال

اکوڑہ خٹک دیکھنے میں ایک چھوٹا سا قصبہ لیکن شہرت کے لحاظ سے عالمگیر اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی وجہ وہ عظیم دینی اور اسلامی درسگاہ ہے جو دارالعلوم حقانیہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ جس کے متعلق ایشیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے دارالعلوم حقانیہ میں قیام کے موقعہ پر فرمایا تھا، کہ یہاں آکر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں دیوبند میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اس میں مبالغہ نہیں حقیقت ہے۔

یہ عظیم دینی درسگاہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ممبر قومی اسمبلی (جمعیۃ علماء اسلام) کے زیر اہتمام نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ اور اس میں ہزاروں طلباء زیر تعلیم ہیں جو دور دراز علاقوں سے آکر اپنی دینی پیاس بجھاتے ہیں۔

بہرحال اس عظیم دینی درسگاہ کے اساتذہ طلباء اور ہزاروں شہری جمعیۃ علماء اسلام کے اس عظیم قافلے کا استقبال کرنے کے لئے دارالعلوم حقانیہ کے باہر سڑک کی دونوں جانب پھولوں کے ہار اور پرچم جمعیۃ لئے کھڑے تھے۔ سڑک پر ایک استقبالیہ دروازہ بنایا ہوا تھا۔ جس وقت امیر کارواں حضرت درخواستی کی کار آکر رکی تو اکوڑہ خٹک کی فضا نعرہائے تکبیر و تحسین سے گونج اٹھی۔ امیر کارواں کو پھولوں کے ہار پیش کئے اور اہل قافلہ پر پھولوں کی بارش کی۔ وہاں پہلے سے پانچ یا چھ بسیں اور نیچے سے بھری ہوئی کھڑی تھیں۔ جب قافلہ کی آخری بس گذری تو وہ بھی اس قافلے میں شامل ہوگئی

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس راستے میں سڑک کے دونوں جانب جو چھوٹی چھوٹی بستیاں تھیں وہاں کے باشندے بوڑھے، جوان اور بچے پرچم جمعیۃ لئے صبح سے ہی سڑکوں پر کھڑے رہے اور جب قافلہ ان کے پاس سے گذرتا تو اپنے روائتی انداز میں شاندار خیر مقدم کرتے تھے۔

تقریباً سات بجے اٹک کے پل سے قافلہ روانہ ہوا، اور دس بجے کے قریب نوشہرہ پہنچا۔

نوشہرہ کا منظر

نوشہرہ ایک عظیم فوجی چھاؤنی ہے۔ جس کی آبادی لاکھوں سے متجاوز ہے۔ نوشہرہ اس علاقہ میں جمعیۃ کا بہت بڑا مرکز ہے۔ یہاں کے عوام کو جب معلوم ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا بہت بڑا قافلہ حضرت درخواستی کی قیادت میں یہاں سے گذرے گا، تو وہاں کے غیور پٹھانوں نے مین روڈ کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ خوبصورت دروازے بنائے ہوئے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں وہاں کے عوام خوش آمدید کہنے کے لئے سڑک پر کھڑے ہوئے تھے۔

جب حضرت درخواستی کی کار جو سب سے آگے تھی وہاں پہنچی تو وہاں کے عوام نے امیر کارواں اور اہل قافلہ کا ۲۱ گولوں کی سلامی سے استقبال کیا۔ گولوں کی گھن گرج اتنی تیز تھی کہ ان پر توپوں کا گمان گذرتا تھا۔

علاوہ ازیں وہاں کے عوام نے پھولوں کی بارش کر کے بھی جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے محبوب قائدین حضرت درخواستی حضرت مفتی صاحب حضرت مولانا ہزاروی حضرت انور سے اپنی محبت خلوص اور عقیدت کا ثبوت مہیا کیا۔

نوشہرہ میں پشاور کنونشن میں شرکت کرنے والے سارکنان جمعیۃ کی بسیں چھتوں تک لدی ہوئی کھڑی تھیں۔ قافلہ جس وقت نوشہرہ پہنچا تو وہ بھی قافلے میں شامل ہوگئیں۔ بعد ازاں یہ عظیم الشان قافلہ پشاور کی جانب روانہ ہوا

مزدوروں کی طرف سے شاندار خیر مقدم

نوشہرہ اور پشاور کے درمیان ایک بہت بڑا ٹیکسٹائل مل ہے جہاں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں۔ وہاں کے مزدوروں نے مل کے گیٹ کے باہر ایک خوبصورت خیر مقدمی گیٹ بنایا ہوا تھا اور اس کو جمعیۃ کے پرچم نما (سیاہ و سفید دھاری دار) کپڑوں اور مزدوروں کے سرخ پرچم سے سجایا ہوا تھا ہزاروں مزدور اپنے پرچم لئے ہوئے وہاں پر جمع تھے۔ قافلہ جب وہاں پہنچا تو انہوں نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، علماء حق زندہ باد کے نعروں سے قافلہ کا خیر مقدم کیا۔ امیر کارواں حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے تھوڑی دیر اپنی کار کو رکوایا اور آپ نے مزدوروں سے مصافحہ فرمایا۔

پبّی

پبی پشاور کے نزدیک ایک اچھا خاصا شہر ہے وہاں پر بھی ہزاروں افراد نیپ اور جمعیۃ کے پرچم لئے کاروان جمعیۃ کا استقبال کرنے کے لئے سڑکوں پر جمع تھے جس وقت وہاں سے گذرا تو انہوں نے بھی شاندار انداز میں جمعیۃ کے رہنماؤں کا استقبال کیا۔ اور اب یہ قافلہ پشاور پہنچنے ہی والا تھا۔

نیشنل عوامی پارٹی کے کارکنوں کا خلوص

یہ بڑی زیادتی ہوگی کہ میں جناب خان عبدالولی خان کی نیشنل عوامی پارٹی کے کارکنوں کا ذکر نہ کروں۔ ہمارا یہ قافلہ جس وقت اٹک سے روانہ ہوا اور اس کا جہاں بھی استقبال کیا۔ وہاں استقبال کرنے والوں میں نیپ کے کارکنوں کی بھی بھاری تعداد سرخ ٹوپیاں پہنے ہوئے موجود ہوتی تھی۔ ان کے ہاں یہ تمیز نہیں تھی کہ ان کا تعلق نیپ سے ہے یا جمعیۃ سے، بلکہ ان کے خلوص اور محبت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ ما و شما کی تفریق سے ان کے دل خالی ہیں۔

قافلہ کا مظاہرہ

اب یہ عظیم الشان قافلہ پشاور پہنچ چکا ہے۔ سڑکوں کے دونوں طرف پر لاکھوں افراد خوش آمدید کہنے کے لئے موجود ہیں، جدھر دیکھو سیاہ و سفید ٹوپیاں نظر آرہی ہیں۔ وہاں کے پختون عوام ہاتھ ہلا ہلا کر اور نعرہ ہائے تکبیر و تحسین بلند کر کے اپنے پنجابی بھائیوں کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اور مولانا عبدالحکیم صاحب ہیں کہ قافلے کو ٹھہرانے کا نام ہی نہیں لیتے۔ غالباً انہوں نے پورے شہر میں اس قافلہ کا چکر لگوایا اور تمام اہم شاہراہوں پر مظاہرہ کیا۔ کہاں کہاں سے گذرے، یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن یہ قافلہ تقریباً ۲۰، ۲۵ منٹ تک شہر میں گھومتا رہا اور ۱/۲ ۱۰ بجے بخیر و خوبی شاہی باغ جا کر اختتام پذیر ہوا۔

شاہی باغ کی تنگ دامنی

شاہی باغ پشاور شہر کا ایک تاریخی اور وسیع باغ ہے۔ لیکن آج اپنی وسعت کے باوجود وہ تنگ نظر آرہا تھا، کیونکہ جب پنجاب کا قافلہ وہاں پہنچا تو ہزاروں افراد وہاں پہلے سے جمع تھے۔ اور مختلف گروہوں اور ٹولیوں کی صورت میں اپنی اپنی جگہ گھیر کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہزاروں افراد سٹیج کے سامنے کھڑے ہوئے پشتو مقررین کی تقریریں سن رہے تھے۔ اہل قافلہ اپنی اپنی بسوں سے اتر کر جگہ کی تلاش میں پورے باغ میں پھیل گئے اور جہاں جگہ میسر آسکی ڈیرے ڈال کر بیٹھ گئے۔

کنونشن کے انتظامات پر
ایک نظر اور صوبہ سرحد کے قافلوں کی آمد
آئندہ شمارہ میں ملاحظہ کیجئے

تذکرہ مشاہیر علماء سرحد

حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم، اے
پروفیسر گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب ہزاروی

خلیفۂ مجاز حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب (کندیاں شریف)

ولادت

آپ حضرت مولانا قاضی صدر الدین صاحب آف درویش (ہری پور سرا) کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۹۱۵ء میں کوٹ نجیب اللہ (ہری پور) میں مولانا فیروز الدین صاحب مرحوم کے ہاں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا قاضی صدر الدین خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد خاں صاحب (کندیاں شریف) سے حاصل کی۔ پھر بھوئی گاڑیں مولانا عبدالحی صاحب سے کچھ کتابیں پڑھیں۔ اس جگہ پہ آپ کا قیام دو سال تک رہا۔ پھر الخی ضلع گجرات میں ایک سال تک تحصیل علم میں مصروف رہے۔ جامعہ نعیمیہ اچھرہ لاہور میں حافظ ہرمحمد صاحب مرحوم سے بھی علمی استفادہ کر کے آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے مظاہر العلوم سہارنپور تشریف لے گئے۔ دورہ حدیث مدرسہ امینیہ دہلی میں پڑھا ۱۳۵۵ھ۔ مطابق ۱۹۳۶ء میں سند فراغت حاصل کر کے واپس وطن لوٹے

تدریسی خدمات

"درویش" اپنے مدرسہ ہی میں چار سال تک مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھائیں۔

اصلاح روحانی کی فکر

اصلاح روحانی کی فکر میں خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف جا پہنچے۔ ۱۹۴۲ء (جس سال آپ کندیاں شریف پہنچے اسی سال حضرت مولانا احمد خان صاحبؒ کا وصال ہوا تھا) سے ۱۹۵۴ء تک برابر ۱۲ سال حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کرتے رہے۔ حضرت نے تربیت کے بعد بیعت کی اجازت عطا فرمائی۔ ۱۹۵۴ء سے اب تک اپنے گھر "درویش" ہی میں مقیم ہیں اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں۔ آپ کی چند کتابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے

(۱) واڑھی کی اسلامی حیثیت۔ ۱۸ × ۲۲ کے ۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ علماء کرام نے اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس کتاب کا عربی ترجمہ بھی ہو چکا ہے یہ ترجمہ خود آپ ہی نے کیا ہے عنقریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

(۲) سیرت خلفائے اسلام۔ ۳۰ × ۲۰/۱۶ کے ۱۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ احرار اسلام ملتان نے شائع کی ہے (ماہنامہ فکر و نظر راولپنڈی کے ایک شمارہ میں اس کتاب پر محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن شاہ ولی اللہ صاحب نے نہایت دقیع تبصرہ کیا ہے۔

(۳) مسئلہ رویت ہلال۔ اردو (مطبوعہ)

(۴) بے باک محاسبہ۔ جماعت مودودی کی تائید میں لکھے ہوئے کتابچہ "بے لاگ محاکمہ" کا مدلل اور مضبوط تحقیقی جواب ہے "مسئلہ رویت ہلال" اور "بے باک محاسبہ" آپ کے علم و فضل اور قوت استدلال و زور تحقیق کے بہترین نمونے ہیں۔

(۵) اردو ترجمہ کتاب التبشیر والاستعمار (عربی) کا غیر مطبوعہ

(۶) ترتیب: مصنوعی آواز کی کہانی (اردو) مطبوعہ

(۷) —— " " انگریزی ترجمہ "

(۸) عیسائی تبلیغ کے خفیہ گوشے (انگریزی ترجمہ) از سید محمد جمیل اکاؤنٹنٹ جنرل ریونیو ریٹائرڈ

سیاسی مسلک

جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں بھی جمعیۃ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔

حکیم ہاشم احمد عباسی (بی اے)

ذیابیطس سادہ

جس طرح رزق الامعاء میں غذا خارج ہو جایا کرتی ہے بالکل اسی طرح ذیابیطس میں پانی پینے کے تھوڑی دیر بعد پیشاب کی شکل میں خارج ہو جایا کرتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک حارجیں میں شکر خارج ہوا کرتی ہے اور دوسری بارد یعنی سادہ اور یہی اس اشاعت کا موضوع ہے۔ ذیابیطس حار بر انعام اللہ آئندہ اشاعت میں بحث ہوگی۔ ذیابیطس سادہ میں بھی پیاس بکثرت ہوتی ہے اور ہلکا زردی مائل پیشاب بہت زیادہ خارج ہوا کرتا ہے۔ لیکن شکر بالکل نہیں ہوتی۔ اسی مرض کو کثرت بول سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے۔ عام طور پہ لوگ اس مرض کا شکار ہوتے ہیں اور ذیابیطس شکری سمجھ کر نسخے نئے معالج کی طرف بھاگتے رہتے ہیں۔ یہ مرض عام طور پر لڑکوں کو ہوا کرتا ہے۔ خاص طور پر وہ جو مجلق ہوتے ہیں یا برے خیالات رکھتے ہیں یا امراض مخصوصہ کے شکار ہوتے ہیں چونکہ ان کے گردے بہت زیادہ کام کر کے تھک چکے ہوتے ہیں اعصاب کمزور ہوتے ہیں گردوں میں برودت پیدا ہو جاتی قوت ماسکہ اتنی کمزور ہو چکی ہوتی ہے کہ ذرا سا پیشاب روکنے پر بھی باور نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ جن کے ہاں نسل بطور وراثت پایا جاتا ہو منیات کے زیادہ استعمال سے بھی ہو جایا کرتا ہے۔ اختناق الرحم میں بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ پانی زیادہ پیا جاتا ہے۔ اس کے سبب اخراج بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ رات میں کئی مرتبہ اٹھنا پڑتا ہے جس کا صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ نیند صحیح نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے غذا نہیں ہو پاتی۔ نتیجہ میں مریض سوء ہضم کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔ قبض عام طور پہ رہنے لگتی ہے۔ مرض کی شدت میں جسم بھی تحلیل ہونے لگتا ہے مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ گرم معاجین استعمال کروائیں غذا کا معقول انتظام کریں۔ مقوی اعصاب و قابض غذائیں اور ادویات استعمال کروائیں۔ جن اشیاء میں مائیت زیادہ ہو وہ بالکل بند کروا دیں۔ گوشت اور انڈے کا زیادہ استعمال کریں ترکاریوں میں صرف کریلا استعمال کروائیں۔ تل کے لڈو استعمال کروائیں یا پھر یہ گولیاں صبح شام ۱۰، ۳ کھلائیں

تل سیاہ۔ اجوائن دیسی۔ گڑ کھہ جوب خودی یا پشکری کا کشتہ ارتی سے ۲ رتی تک ہمراہ شہد یا تل وغیرہ تقویت اعصاب کے واسطے حب جندیا مقوی اعصاب گولیاں کھلائیں۔ معجون مشکی یا مفرح در وخ بعد غذا کشتہ فولاد سونے چاندی والا کے ساتھ استعمال کروائیں۔ جلاع اور سرد پانی کے غسل سے بالکل منع کر دیں۔ کشتہ زردیا دواء جدید بھی ایک مؤثر دوا ہے۔

چک ۶۶۹ ج ب ضلع لائلپور کا جدید انتخاب

امیر — حضرت مولانا چوہدری عزیز بخش صاحب محبوب ہمدردی

ناظم عمومی — مولانا حافظ عبدالحق صاحب

ناظم نشریات — حافظ عبدالواحد صاحب

خازن — چوہدری فرید بخش صاحب

ابوحنیفۂ وقت، سرحد کے غریب عوام کے غریب وزیر اعلیٰ کا ڈیرہ اسماعیل خاں میں

فقید المثال استقبال

رپورٹ
مولانا محمد صادق ڈیروی ناظم جمعیۃ سرگودھا

میں نے اور برادرم خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں جو کہ تین ماہ سے سرگودھا میں قیام پذیر تھے ۵ رمئی کو پشاور حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی خیریت فون پر معلوم کی تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ ۲۰ رمئی ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا پروگرام ہے۔ زاہد صاحب کا پہلے سے ہی ڈیرہ جانے کا پروگرام تھا۔ زاہد صاحب نے ڈیرہ اطلاع دی کہ حضرت مفتی صاحب ڈیرہ تشریف لا رہے ہیں۔ وہاں سے مجھے بھی بلایا گیا۔ ویسے بھی میری خواہش تھی کہ ڈیرہ جاکر اپنے عظیم قائد کا استقبال کروں۔

چنانچہ بندہ بمعہ برادرم محمد زاہد ۱۹ رمئی جمعرات رات کو ماڑی انڈس سے ڈیرہ کے لئے روانہ ہوکر کنڈیاں پہنچے تو ڈیرہ کی بس نکل چکی تھی وہاں سے ایک ٹیکسی پر بیٹھ کر چشمہ بیراج پہنچے۔ وہاں سے تین میل پیدل روانہ ہوکر ہمیں بس ملی۔ جس سے ہم تین بجے ڈیرہ پہنچے۔

ڈیرہ کے عوام اپنے عظیم قائد اور غریب وزیر اعلیٰ کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ تمام دن جیپ پر اعلان ہوتا رہا کہ غریب وزیر اعلیٰ ابوحنیفۂ وقت مفتی اعظم مفکر اسلام قائد جمعیۃ ۲۰ رمئی سہ پہر شام ڈیرہ کے ایئرپورٹ پر پہنچ رہے ہیں۔ دل میں شوق زیارت شدت سے پیدا ہو رہا تھا۔ رات کو آرام کیا۔ دوسرے دن صبح ۲۰ رمئی چار بجے کا شدید انتظار تھا کہ کس وقت میں اپنے عظیم قائد کا استقبال کروں گا۔

شام تین بجے ایک بس میں سوار ہوئے۔ لوگ اپنے عظیم قائد کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بسوں پر بیٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ بسوں کی چھتیں بھی بھر گئیں ہماری بس پونے چار بجے چل کر چار بجے ہوائی اڈے پر پہنچی۔ ہوائی اڈہ سات میل ڈیرہ سے دور ہے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ جہاز آنے والا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہوائی اڈہ کے باہر بسیں، کاریں اور جیپوں سکوٹروں کا تانتا بندھ گیا۔ لوگ حیران تھے کہ اتنی بسیں کہاں سے آگئیں۔ دھوپ اپنے شباب پر تھی، لیکن ڈیرہ کے غریب عوام اپنے غریب وزیر اعلیٰ کی انتظار میں دھوپ کی پروا کئے بغیر نہایت جوش وخروش سے جہاز کی انتظار کر رہے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی اور شہری راہنما مولانا عبدالحق، مولانا علاؤالدین مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب، مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب، مولانا عبدالقدوس، مولانا قاضی خادم محمد صاحب، مولانا فتح خاں صاحب، مولانا صدرالشہید ایم، این، اے بنوں، حضرت مفتی صاحب کے بھائی خلیفہ احمد صاحب خلیفہ محمد صاحب، مولانا عبدالرحمٰن مولانا سراج الدین۔ مولانا محمد یوسف، شیخ عزیز الرحمٰن۔ محمد بشیر صاحب۔ جناب خان فیض اللہ خاں ایڈووکیٹ سالار جمعیۃ گارڈ۔ خواجہ محمد زاہد، محمد عظیم صاحب۔ خواجہ احمد سعید، گلزار محمد، محمد ایوب صاحب۔ شیخ دوست محمد صاحب ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں کارکنان جمعیۃ بھی موجود تھے۔ کالی اور سفید دھاریوں والے جھنڈے بھی ہوائی اڈے کی رونق بنے ہوئے تھے۔ ڈویژنل کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ڈی آئی جی۔ ایس، پی اور ضلع اور ڈویژن کے تمام افسران موجود تھے۔

جہاز اپنے وقت سے پندرہ منٹ دیر سے پہنچا، جس وقت جہاز نظر آیا، تو لوگوں نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر مفتی اعظم زندہ باد۔ وزیر اعلیٰ زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ گولوں اور بندوقوں سے گولے چھوڑے گئے جہاز جب رن وے پر پہنچا۔ تو سب سے پہلے مولانا عبدالحق امیر ضلع اور ڈویژنل کمشنر نے حضرت مفتی صاحب کا استقبال کیا۔ اس کے بعد ناچیز کو بھی بڑی شفقت سے مفتی صاحب نے گلے لگایا۔ اس کے بعد دیگر اکابرین جمعیۃ سے۔ بعد میں ڈپٹی کمشنر صاحب نے تمام ضلعی افسران کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کی اور سوالات کے جواب دیئے۔

اخباری نمائندوں سے فارغ ہونے کے بعد جمعیۃ گارڈ نے حضرت مفتی صاحب کو سلامی دی۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب اپنی سرکاری کار جو پشاور سے پہنچ گئی تھی میں تشریف فرما ہوگئے۔ اور یہ کاروان جو بسوں، کاروں، جیپوں اور سکوٹروں پر مشتمل تھا، ہوائی اڈے سے روانہ ہوگیا۔ ہم چونکہ بس میں آئے تھے، بس نہ ملی تو جناب ڈی، آئی جی صاحب نے ہمیں اپنے پاس کار میں بٹھا لیا۔ مفتی صاحب کی کار کے بالکل پیچھے ہم تھے۔ سات میل میں دونوں طرف عوام کھڑے تھے اور مفتی صاحب دونوں ہاتھوں سے لوگوں کو سلام کا جواب دیتے تھے۔ کئی مقامات پر لوگوں نے کار کو روک کر مفتی صاحب سے مصافحہ کیا۔

اس موقعہ پر یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ پنڈی کے روزنامہ جنگ نے جھلکیوں میں یہ لکھا کہ مفتی صاحب نے کار نہیں روکی، بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ میں خود اس استقبال میں موجود تھا۔ تمام راستہ میں لوگوں نے دروازے بنا رکھے تھے۔ جن پر خوش آمدید، غریبوں کا غریب وزیر اعلیٰ زندہ باد۔ ابوحنیفۂ وقت زندہ باد، مفتی اعظم زندہ باد لکھے ہوئے تھے۔ جب شہر میں پہنچے، تو مفتی صاحب مدظلہ کو ایک کھلی جیپ میں سوار کرا دیا۔ بازاروں میں بے پناہ ہجوم تھا۔ لوگ مفتی صاحب پر پھول نچھاور کر رہے تھے۔ کہیں پیسے نچھاور کر رہے تھے۔ چھتوں پر عورتیں بھی اپنے محبوب قائد کا استقبال کر رہی تھیں۔ مگر باپردہ طریقہ سے لوگ دور دراز سے آئے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ خدا کا شکر ہے کہ یہ وزیر ہم میں سے ہے اور کتنا اچھا وزیر ہے کہ بالکل سادہ۔

جلوس توپانوالہ بازار، رحیم بازار، کلاں بازار، کمشنری بازار سے ہوتا ہوا سرکٹ ہاؤس جا پہنچا وہاں مفکر اسلام نے لوگوں سے خطاب کیا اور شکریہ ادا کیا۔ رات کو اپنے پرانے اور مخلص کارکن جناب الحاج خواجہ یار محمد صاحب کے مکان پر کھانا تناول فرمایا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مفتی صاحب جب بھی تشریف لاتے تھے تو حاجی صاحب کے ہاں قیام وطعام کا انتظام ہوتا تھا۔ اس مرتبہ چونکہ وزیر اعلیٰ حیثیت سے پہلی مرتبہ تشریف لائے۔ کافی لوگ مصر تھے کہ قیام وطعام ہمارے ہاں ہو، لیکن مفتی صاحب نے فرمایا۔ جہاں میں پہلے رہتا تھا وہی مقام میرے لئے سب سے بہتر ہے۔

کھانا کھانے کے بعد کافی لوگ درخواستیں لیکر آئے درخواستیں لے کر ان سے فرمایا۔ صبح سرکٹ ہاؤس میں بوقت ملاقات غور کروں گا۔ کھانے کے بعد حضرت مفتی صاحب سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ میں اور برادرم محمد زاہد بھی ہمراہ تھے۔ وہاں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے وہاں پر عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا۔ ڈیرہ کے لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ آج تک نہ تو اتنا عظیم الشان کسی کا استقبال ہوا اسے اور نہ ہی اتنا بڑا عظیم اجتماع۔

۲۱ تاریخ کو حضرت مفتی صاحب نے تمام طبقے کے لوگوں سے ملاقات کی اور اخبار سے خطاب کیا۔

تنظیم القراء سرحد کے وفد کی مولانا مفتی محمود سے ملاقات

تنظیم القراء سرحد کے ایک وفد نے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب سے اسلام آباد میں ملاقات کی تنظیم کے ناظم قاری گل رحمٰن نے وزیر اعلیٰ کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ سکولوں میں قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا کوئی بندوبست نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس ضرورت کو لازمی ضرورت قرار دیتے ہوئے غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔

احیاء الجمعیۃ

بیانات ● انتخابات ● قرار دادیں

منڈی بخش خاں چشتیاں

امیر مولانا محمد عالم خطیب جامع مسجد۔ نائب امیر ڈاکٹر محمد سلیم قریشی رجسٹرار چک نمبر ۵۲ فتح۔ (۲) چوہدری محمد شفیع زمیندار چک ۵۴ فتح۔ ناظم عمومی صوفی محمد صدیق ناظم غلام مصطفیٰ و حبیب اللہ۔ خازن مولوی غلام رسول

پنجکھٹہ ضلع کیمبل پور

امیر ملک محمد داؤد، نائب امیر ملک حیدر خاں۔ جنرل سیکرٹری ملک منظور الٰہی۔ سیکرٹری صوفی محمد سرفراز۔ پروپیگنڈا سیکرٹری راجہ سید عرفان قاری نصیر الدین، خازن ریٹائرڈ حوالدار محمد نواز

باڑی اللہ بچایا رحیم یار خاں

سرپرست میاں جلال الدین۔ امیر مولانا شمس الدین بستی مومن۔ ناظم عمومی مولوی محمد اجمل بستی مومن۔ نائب امیر میاں عبد الخالق و امیر دین چاہ باغ والا۔ ناظم میاں محمد دین بستی مومن و میاں محمد رحیم صاحب۔ خازن مولوی عبد الرشید سالار اعلیٰ میاں اللہ نواز۔ سالار مولوی محمد قاسم حنیف آباد محاسب میاں خان محمود صاحب

ضلع سرگودھا کی شاخوں کے انتخابات

بھلوال

امیر محمد علی صاحب غلہ منڈی بھلوال۔ نائب امیر شیخ منظور احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ۔ ناظم عمومی ڈاکٹر ناصر صاحب ناظم نشریات چوہدری عبد الستار صاحب

جوہر آباد تحصیل خوشاب

امیر مولانا غلام ربانی صاحب خطیب جامع مسجد۔ نائب امیر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب۔ ناظم عمومی حکیم علی احمد صاحب خازن صوفی محمد رحیم صاحب احسان ہوٹل۔

ناڑی تحصیل خوشاب

امیر غلام یٰسین صاحب خطیب جامع مسجد۔ نائب امیر مولانا شیر محمد صاحب۔ خازن مولانا علی محمد صاحب

بکھر بار تحصیل شاہ پور

امیر مولوی محمد امیر صاحب۔ نائب امیر دوست محمد صاحب ناظم عمومی محمد سلیمان صاحب۔ ناظم مالیات حکیم غلام علی صاحب

مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب۔

امیر — مولانا علی محمد صاحب
ناظم عمومی — رانا حمید احمد صاحب راہی
خازن — چوہدری دوست محمد صاحب

کلورکوٹ ضلع میانوالی کا جدید انتخاب

مولانا عبد الرزاق صاحب امیر۔ حافظ سراج الدین صاحب ناظم عمومی۔ صوفی محمد سلیمان صاحب خزانچی۔ محمد ادریس سالار کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

تھانہ کامونکی کا علاقائی اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام تھانہ کامونکی کا علاقائی اجتماع گوجرانوالہ میں ہوا۔ اجتماع کی صدارت مولانا جعفر بخاری نے کی مولانا زاہد الراشدی نے تنظیمی امور پر روشنی ڈالی۔ فیصلہ ہوا کہ ۳ر جون کو موضع بھاکراں والی میں تھانہ بھر کے ارکان کا کنونشن ہوگا۔ جس میں مولانا محمد لقمان علی پوری شریک ہوں گے۔ ممبر سازی کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا جعفر۔ حافظ محمد یامین، مولانا صالح محمد، چوہدری سرفراز خاں وکیل خاں راجپوت مولوی عبد الکریم پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔ ایک قرارداد میں صوبہ سرحد میں شراب کی بندش پر مولانا مفتی محمود کو مبارکباد دی گئی۔ اور پنجاب میں شراب بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ مولانا فخر الدین، مولانا عبد العزیز اور مولانا حبیب اللہ گمانوی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔

گکھڑ میں امیر جمعیۃ پنجاب کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام تھانہ وزیر آباد کے کارکنوں کا اجتماع گکھڑ میں ہوا جس سے جمعیۃ پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور نے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا صوبہ سرحد میں شراب پر پابندی ابتدائی قدم ہے۔ وہاں کے تمام قوانین کو شرعی ڈھانچہ میں ڈھالا جائے گا۔ جس کے لئے علماء اور قانون دانوں کی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ آپ نے پنجاب میں ممبر سازی کی مہم تیز کرنے پر زور دیا۔ تھانہ وزیر آباد میں تنظیم نو کے لئے ملک عبد القیوم اختر کی سربراہی میں کمیٹی قائم کر دی۔ جس کے اراکین محمد عاشق وزیر آباد، قاری نصیر الدین نظام آباد، گکھڑ سے چوہدری بشیر احمد و میر مطیع اللہ اور چوڑہ سے قاری غلام کبیر ہیں۔ اجلاس میں ضلعی امیر مولانا سرفراز خاں و مولانا زاہد الراشدی نے بھی شرکت کی! جلاس میں پنجاب حکومت سے شراب پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا

جمعیۃ گارڈ لوئر تناول کا قیام

لوئر تناول۔ جمعیۃ علماء اسلام لوئر تناول تحصیل مانسہرہ ہزارہ کا ایک اجلاس دفتر جمعیۃ بلہگ بالا میں زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب منعقد ہوا۔ علاقہ بھر کے اراکین نے شرکت کی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ قاری محمد سلیمان عباسی نے اجلاس سے خطاب کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ گارڈ کے قیام کا اعلان کیا۔ جمعیۃ گارڈ کے نگران قاری محمد سلیمان عباسی ہوں گے۔ انتخاب مندرجہ ذیل ہوا۔

قاری عبد الخالق صاحب سالار اعلیٰ، قاری احسان الحق صاحب قائمقام سالار۔ دیگر اراکین یہ ہوں گے:۔

قاری عبد الماجد صاحب، قاری محمد اسلام صاحب، قاری منصب خاں صاحب، قاری فیض محمد صاحب، میسرز سعید احمد صاحب، صوفی عبد المالک خاں صاحب، حافظ عبد السلام صاحب بلہگ پائیں سے قاری امداد صاحب قاری فدا محمد شاہ صاحب، قاری عبد الرحیم شاہ صاحب، سلطان محمد خاں صاحب موڑ بفہ خورد سے قاری غلام ربانی صاحب، قاری محمد مسکین صاحب موڑ بفہ کلاں سے محمد شفیع صاحب شہامہ سے قاری علی جان صاحب۔ پیشہ گاہ سے مولوی شاہ زمان صاحب۔ بلہگ بالا سے محمد بشیر صاحب محمد خرید صاحب۔

اجلاس میں طے پایا کہ جمعیۃ گارڈ کو پورے علاقہ میں تربیت دی جائے گی۔ اور منظم کیا جائے گا۔ جمعیۃ گارڈ کے نگران اور سالار ہر ماہ میں علاقہ کا دورہ کیا کریں گے اس کے علاوہ بلہگ بالا میں دفتر شکایات کھولا جائے گا۔

چک نمبر ۲۰۸ لائلپور میں جلسہ

جمعیۃ حلقہ چک نمبر ۲۰۸ تحصیل و ضلع لائلپور کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الصمد صاحب خطیب جامع مسجد چک ہذا ہوا۔ اجلاس میں امیر جمعیۃ حلقہ چک نمبر ۲۰۸ رائے عبد الخالق نے خطاب کیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اکثریت سے منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ جڑانوالہ روڈ سے لے کر چک نمبر ۲۰۸ تک تین میل کی سڑک پختہ ہونی چاہیئے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ چک ہذا کی کثیر آبادی کے پیش نظر یہاں ایک ہسپتال ہونا چاہیئے

(۳) چک میں کسانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس لئے یہاں مویشی ہسپتال بھی ہونا چاہیئے۔

(۴) اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ یہاں کے کسانوں کو آسان قسطوں میں اور بغیر سود کے قرضے دیئے جائیں یا آسان قسطوں میں آلات زراعت مہیا کئے جائیں۔

انتخابات ضلع رحیم یار خاں

بستی توحید آباد

سرپرست مولانا اللہ دایا صاحب۔ امیر مولانا نصر اللہ صاحب۔ ناظم حافظ اللہ دسایا صاحب۔ نائب ناظم احمد خاں صاحب۔ خزانچی مولوی محمد عثمان صاحب۔ سالار عبد العزیز صاحب اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ توحید آباد میں ڈاک خانہ اور پختہ سڑک

مولانا مدنی اور اُن کے رفقاء کے نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائینگے، گورنر سرحد

دینی علوم کے ساتھ علوم جدیدہ پر بھی توجہ دی جائے۔ دارالعلوم حقانیہ میں گورنر سرحد اور وزیر اعلیٰ کی آمد

اکوڑہ خٹک۔ گورنر سرحد ارباب سکندر خان خلیل نے اسلامی مدارس پر زور دیا ہے کہ وہ اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ جدید علوم کی تحصیل پر بھی توجہ دیں۔ گورنر صاحب یہاں دارالعلوم حقانیہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ایم این اے کے صاحبزادوں کی تقریب نکاح میں شمولیت کے موقع پر جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر اور عمائدین ملک و معززین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ گورنر صاحب نے فرمایا کہ میں نے مولانا عبدالحق صاحب سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اگر وسائل اجازت دیں تو اسلامی مدارس کی امداد کی جائے۔ انہوں نے اس ضمن میں دارالعلوم حقانیہ کو غیر مشروط امداد دے کر یہاں طب جدید و قدیم کے کھولنے کی پیشکش کی تاکہ یہاں سے فارغ ہونے والے نصاب تعلیم میں ایسے مضامین سے بھی روشناس ہو کر نکلیں کہ دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی ترقیات اور وسائل سے بھی مناسبت رکھتے ہوں۔

جناب گورنر صاحب نے فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ علم کا ایک ایسا مینار ہے۔ جسے ہم دنیا کے سامنے پٹھانوں کے دین اور علم سے محبت کی ایک دلیل کے طور پر پیش کر سکتے ہیں اور یہ ایک مرد فقیر مولانا عبدالحق کی فقیرانہ تگ و دو کا ایک زندہ نمونہ ہے۔

دارالعلوم دیوبند کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے گورنر صاحب نے کہا کہ وہاں کے بڑوں چھوٹوں نے انگریز کے خلاف جہاد میں مسلسل حصہ لیا۔ اور اس سلسلہ میں مولانا حسین احمد مدنی اور ان کے رفقاء کے نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

گورنر صاحب نے صوبہ سرحد کے پسماندگی اور حالات زار کا ذکر کرتے ہوئے اسے ہر طرح مثالی صوبہ بنانے کا عہد کیا۔ گورنر صاحب کے بعد مولانا عبدالحق شیخ الحدیث نے اپنی جوابی تقریر میں گورنر صاحب کی آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے نئی حکومت کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ اور یقین دہانی کی کہ وہ علوم جدیدہ اور طب وغیرہ کو دارالعلوم میں شامل نصاب کرانے کے لئے تیار ہیں۔ اور عرصہ سے یہ چیزیں ان کے زیر غور ہیں۔ اور فرمایا کہ مدارس عربیہ کو موجودہ حالات اور تقاضوں کا شدت سے احساس ہے۔ مولانا عبدالحق نے تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ خوف خدا ساری حکمتوں کی جڑ ہے۔ اگر یہ چیز دلوں میں آجائے تو ملک میں بغیر فوج پولیس اور طاقت کے مکمل امن و امان آسکتا ہے اور معاشرہ بھی درست ہو سکتا ہے۔ بعد میں گورنر سرحد نے دارالعلوم کے مختلف دفاتر کا بھی معائنہ کیا اور مولانا عبدالحق سے دفتر الحق میں تازہ شمارہ پیمان کا آٹوگراف لیا۔

شادی کی اسی تقریب میں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب نے بھی کئی وزراء کے ساتھ شمولیت کی۔ بعد میں برات وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت میں جہانگیرہ گئی۔ جہاں مولانا مفتی محمود صاحب نے شیخ الحدیث کے دو صاحبزادوں حافظ انوار الحق اور اظہار الحق کا نکاح پڑھایا۔

گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ کی آمد پر دارالعلوم کے گیٹ پر مولانا سمیع الحق مدیر الحق نے سالار جمعیۃ مولانا عبدالباقی اور جمعیۃ کے صوبائی وزراء کے ساتھ ہزاروں افراد نے ان کا خیر مقدم کیا

حضرت مولانا ہزاروی کو مبارکباد

میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ناظم اعلیٰ مقرر ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی خداداد صلاحیتوں سے جمعیۃ کو آگے لے جائیں گے۔ اور جمعیۃ انشاء اللہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔ یعنی پورے پاکستان میں قرآن و سنت کے عادلانہ نظام کو نافذ کرا کر ہی اطمینان کا سانس لے گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر طرح سے آپ کا ساتھ دینگے۔ اور انشاء اللہ پوری وفاداری کرینگے۔ اور میں حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے شب و روز محنت کر کے ایک صحیح اور سچے قائد کا حق ادا کر دیا۔

(محمد شفیع دہلوی ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر دادو سندھ)

جمعیۃ حلقہ کیں جھر ضلع مظفر گڑھ کی تشکیل

امیر	حضرت مولانا حافظ اکرام الحق صاحب
نائب امیر	حضرت مولانا عبدالغفور صاحب چشتی
ناظم اعلیٰ	جناب ڈاکٹر محمد ظفر میاں صاحب
نائب ناظم	قاری علی محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت	محمد حسین آزاد
خازن	جناب چوہدری علی نواز صاحب
محاصل	محمد یعقوب راؤ صاحب

انتخاب جمعیۃ پنڈی بھٹیاں

امیر چوہدری امیر الدین صاحب۔ نائب امیر غلام محمد صاحب فاروقی۔ ناظم عمومی شیخ محمد احمد صاحب۔ ناظم ظہور احمد صاحب آفس سیکرٹری شیخ محمد گلزار صاحب۔ پروپیگنڈا سیکرٹری حاجی محمد یوسف صاحب۔ خزانچی صوفی محمد بشیر صاحب۔

کوٹلہ مغلاں کا انتخاب

کوٹلہ مغلاں میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت سردار محمد سرفراز صاحب بودلہ نے کی اور جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

امیر محمد سرفراز صاحب بودلہ نائب امیر صوفی اللہ بخش صاحب جنرل سیکرٹری میاں الہ ڈتایا۔ سیکرٹری حافظ فیض محمد سابقی۔ ناظم نشر و اشاعت محمد طفیل انصاری۔ خزانچی مولانا میر احمد صاحب خطیب جامع مسجد گورستانوالہ

ضروری اعلان برائے مبلغین

خان پور۔ مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کنوینر شعبہ تبلیغ صوبہ پنجاب نے حکم دیا ہے کہ ضلع مظفر گڑھ ضلع بہاولنگر اور ضلع رحیم یار خان کے مبلغین حضرات مورخہ ۶ر جون ۷۲ء کو احمد پور شرقیہ میں دو بجے دن تک اپنے اپنے بل ماہ صفر المظفر اور ماہ ربیع الاول بمعہ رسیدات آمدن لے کر پہنچیں۔ رات کو احمد پور شرقیہ میں جلسہ عام ہوگا۔ اس اعلان کو تمام مبلغین دعوت نامہ تصور کریں اور وقت مقررہ پر پہنچیں۔ خطوط ارسال نہیں کئے جائیں گے۔

مولانا پسروری کی جانب سے مولانا مفتی محمود کو مبارکباد

حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن خطیب شاہی مسجد جامع پسرور نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مفتی محمود صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔

حضرت مفتی صاحب نے صوبہ سرحد میں شراب کی مکمل ممانعت جمعہ کی تعطیل جیسے اقدامات کو از حد سراہا اور اسلامی آئین کے نفاذ کے سلسلے میں ان کی کامیاب کوشش قرار دیتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو مکمل آئین اسلامی کو نافذ کرنے کی کامل توفیق مرحمت فرمائیں اور ان کے دور اقتدار کو ملک و ملت کے لئے ترقی کا ذریعہ اور مشعل راہ بنائے۔ حضرت مفتی صاحب نے ایک قرارداد کے ذریعہ دیگر صوبوں کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ بھی اپنے اپنے صوبوں میں شراب اور دیگر محرمات پر پابندی لگا کر اسلامی آئین کو جلد تر نافذ کریں تاکہ ملک صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بن سکے حضرت مفتی صاحب نے مفتی محمود صاحب کے مستقبل کے عزائم کو بھی بہت سراہا اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

چک ۱۲۴/۶ متصل فقیر والی میں جمعیۃ کا قیام

مولانا محمد قاسم صاحب قاسمی نائب امیر جمعیۃ ضلع بہاولنگر کی قیادت میں مولانا محمد اسلم صاحب شاکر جنرل سیکرٹری جمعیۃ فقیر والی و حافظ ولی محمد صاحب اعزازی مبلغ جمعیۃ پر مشتمل ایک وفد ۱۲ر مئی کو چک نمبر ۱۲۴/۶ میں پہنچا۔ بستی کے تمام لوگوں نے وفد کو خوش آمدید کہا۔ بعد از نماز عشاء چوک میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ کی صدارت مولانا محمد قاسم قاسمی نے فرمائی۔ حافظ ولی محمد و مولانا محمد اسلم صاحب شاکر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ امیر خان و ریام خاں، نائب امیر صوفی علی محمد، میاں محمد لطیف۔ ناظم اعلیٰ خان محمد منیر۔ ناظم ۱ میاں مبارک علی (۲) میاں عبدالعزیز۔ خزانچی خان محمد بخش سالار میاں نمر الدین پروپیگنڈا سیکرٹری صوفی غلام قادر۔ سیکرٹری اطلاعات میاں ظہور احمد۔

کا انتظام کیا جائے۔

چک نمبر ۲۱۴/ب

امیر مولانا نور احمد صاحب۔ نائب امیر حاجی عبدالقادر صاحب۔ ناظم مولوی عبدالشکور صاحب۔ خزانچی۔ مولوی محمد سبحان۔ سالار مولوی محمد طیب۔

چک نمبر ۲۱۵

امیر سید سخاوت علی شاہ صاحب۔ نائب امیر چوہدری محمد یوسف صاحب۔ ناظم سید محمود الحسن شاہ صاحب خازن محمد شریف۔ سالار محمد رفیق چوہدری

یونین کونسل بندور عباسیاں

امیر سردار عبدالحق خاں صاحب عباسی۔ نائب امیر حاجی محمد ابراہیم صاحب۔ ناظم حافظ فتح محمد صاحب۔ سالار محمد سلیم صاحب عباسی۔ خازن محمد ابراہیم خاں

چک ۲۱۵/ب

امیر مولوی عبید اللہ صاحب۔ نائب امیر اللہ رکھا صاحب ناظم ہاشم خاں صاحب۔ خازن مربیہ احمد صاحب۔ سالار مولوی محمد یعقوب صاحب

یونین کونسل دشنی

امیر مولانا مکی صاحب حجازی۔ نائب امیر قاضی عبدالحکیم ناظم ملک عبدالحمید صاحب۔ نائب ناظم غلام سرور صاحب خازن حاجی رسول بخش صاحب۔ سالار حافظ منظور احمد صاحب

ترنڈہ محمد پناہ

امیر سردار الٰہی بخش خاں۔ ناظم مولانا منظور احمد صاحب خازن منشی رحیم بخش صاحب۔ سالار حاجی عبدالغفور صاحب

الحاج میاں غلام علی کلیار کی جمعیۃ میں شمولیت

سرگودھا۔ ضلع سرگودھا کے مشہور و معروف کلیار خاندان کے چشم و چراغ الحاج میاں غلام علی کلیار مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ اس وقت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ملک میں صحیح طور پر اسلامی آئین اور جمہوریت کے لئے انتھک جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔ جو انہوں نے صوبہ میں شراب پر پابندی عائد کر دی۔ انہوں نے تمام ضلع کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعیۃ سے تعاون کریں۔ (محمد صادق)

مولانا ہزاروی کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا پیر نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی امیر ضلع منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

یہ اجلاس حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نامزد مقرر ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ ضلع ملتان جمعیۃ علماء اسلام کا ہر کارکن حسب سابق اپنے پورے اعتماد و یقین کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی اور جمعیۃ کے ہر حکم کی تعمیل بلا چون و چرا ں کرنے کا عہد کرتا ہے اور جمعیۃ کے پروگرام اور مقاصد کی تکمیل کے لئے پورے عزم، استقلال کے ساتھ کام کرنے کا عہد کرتا ہے۔

یہ اجلاس آئین ساز کمیٹی سے مندرجہ ذیل پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

(ا) آئین میں مسلمان کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) مرزائیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

(ج) پاکستان کے آئین میں تمام غیر اسلامی اقدار کے علاوہ شراب، جوا، زنا اور اغوا وغیرہ پر فی الفور پابندی لگائی جائے

حضرت مولانا مفتی محمود وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کو یہ اجلاس صوبہ سرحد میں شراب پر پابندی لگانے۔ جہیز پر پابندی اور دکوٹہ میانے پر ولی مبارکباد دیتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ کریم انہیں مزید توفیق عنایت فرمائیں۔

جمعیۃ ضلع ملتان کا اجلاس

جمعیۃ ضلع ملتان کا ایک اجلاس ضلعی ناظم عمومی جناب محمد شریف قریشی صاحب کی زیر صدارت دفتر ضلعی جمعیۃ خانیوال میں ہوا۔ ناظم ضلع نے ملک میں سیاسی غنڈہ گردی کی مذمت کی اور خان عبدالولی خاں کے قاتلانہ حملہ میں بال بال بچنے پر مسرت کا اظہار کیا اور قاتلانہ حملہ میں شہید ہونیوالوں کے لئے دعائے مغفرت کی ایک قرارداد قاتلانہ حملہ کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

ضلعی جمعیۃ ملتان کا اہم اعلان

جمعیۃ مرکزیہ نے آخر جون تک تمام اضلاع کے انتخابات مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر جدید ممبر سازی کی بنیاد پر انتخابات مکمل کر کے درج ذیل کوائف ارسال کریں۔ امیر، نائب امیر، ناظم عمومی، ناظم خازن، سالار۔ تعداد کل ابتدائی ارکان۔ تعداد ارکان ضلع اور اپنے ضلعی ارکان کو ۱۳ر جون ۷۳ء بروز منگل بعد از نماز ظہر مدرسہ قاسم العلوم دارالحدیث میں ۴ بجے تشریف لانے کی اطلاع دیں تاکہ ضلع کا انتخاب مکمل کیا جا سکے اور صوبہ کے لئے نمائندے منتخب کئے جا سکیں۔ اپنے مکمل شدہ نام رکنیت اور فیس رکنیت نیز انتخاب جدید کی مکمل تفصیل ضرور ساتھ لائیں۔ اپنے ضلعی نمائندوں کے ۱۳ء سے بھی ۱۰ر جون تک مطلع کریں۔ (محمد شریف قریشی

ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ ملتان)

میاں عبدالقیوم کی وفات پر تعزیت

حیدرآباد۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم حکیم نواب الدین و دیگر اراکین حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے چچازاد بھائی میاں عبدالقیوم صاحب کے اچانک وفات پاجانے پر رنج و غم کا اظہار کر کے مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ و مرحوم کے دیگر پسماندگان سے گہرے ہمدردی کا اظہار کیا ہے، اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے وارثین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

واقعی جمعیۃ علماء اسلام غربا اور شرفاء کی ہمدرد ہے

مزارعان چک چراغ شاہ تحصیل راجن پور کا بیان

روجھان۔ عرصہ ایک ماہ سے تھانیدار شاہوالی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا۔ ہمارے درجنوں جانوروں کو ضبط اور آدمیوں کو ہراساں کر رکھا تھا۔ وہ اس لئے کہ گزشتہ الیکشن میں ہم نے اپنے مقامی بے باک عالم دین مولانا عبدالکریم تیاذ کے خلوص کو دیکھ کر ضلع ڈیرہ غازیخاں کے مولانا غلام محمد امیر جمعیۃ کو ووٹ دیئے تھے۔

(۲) پہلے ہم مولانا غلام ربانی امیر جمعیۃ رحیم یار خاں کی خدمت میں ہوتے ہوئے شیخ محمد یعقوب صاحب، ڈاکٹر کمال صاحب اور مولانا غلام محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خدا کی قسم تمام حضرات نے بڑھ چڑھ کر ہماری حمائت کی اور بغیر کسی طمع و لالچ کے احسان کی ملاقات کے لئے ہمارے ساتھ رہے۔ چائے کی ایک پیالی تک ہم سے نہیں پی۔

(۳) بحمداللہ علماء کی ہمت سے ہماری حق رسی کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ کی جائے گی۔ اس لئے ہم بدل و جان علماء کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کا عہد کرتے ہیں۔

(شاہ میر خاں، محمد نواز خاں، علی مراد خاں، مولوی محمد اسمٰعیل، محمد بشیر، یار محمد، در محمد، پنوں خاں و دیگر جماعت چک چراغ شاہ تھانہ شاہوالی تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں)

خانپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

بعد نماز مغرب جمعیۃ علماء اسلام شہر خانپور کا اجلاس ہوا اجلاس کی کارروائی کلام پاک سے ہوئی۔ اس کے بعد مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر خانپور نے موجودہ مسائل پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد چند قراردادیں پاس کی گئیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) تمام اراکین جمعیۃ علماء اسلام شہر خانپور حضرت مولانا مفتی صاحب کو صوبہ سرحد کا وزیر اعلیٰ بننے اور پھر وزارت کے حلف اٹھانے کے فوراً بعد شراب کی لعنت کو بند کرنے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

(۲) عائلی قوانین کی لعنت کو فوراً ختم کیا جائے۔ آئین پاکستان میں مسلمان کی تعریف شامل کی جائے۔

(۳) باقی تین صوبوں کے ارباب اقتدار کو چاہیئے کہ وہ شراب پر پوری پابندی عائد کر کے پاکستان کے مقصد کو بر لائیں۔

(۴) جس طرح صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے ایک بورڈ علماء مشائخ اور وکلاء کا آئین کے مرتب کرنے کے لئے جو کہ قرآن و سنت کے مطابق ہو گا مقرر کیا ہے۔ اسی طرح باقی صوبوں میں بھی اسلامی آئین کو عملاً جاری کرنا چاہیئے۔

اب اراکین کو مسلسل جاگ کر کے حلقہ وار جماعت کے دفاتر کھولنے چاہئیں اور بھرپور اسلامی آئین کے جاری کرنے کے لئے تحریک چلانی چاہیئے۔ (غلام رسول ناظم دفتر جمعیۃ خانپور)

صوبہ سرحد میں وزراء کی تنخواہیں

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے ایک اخباری ملاقات میں انکشاف کیا ہے کہ ان کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سرحد کے وزیر اعلیٰ، دیگر تمام وزراء اور مشیروں کی تنخواہ پندرہ سو روپیہ ماہوار ہوگی۔ یہ انکشاف جہاں اس بات کا ثبوت ہے کہ صوبہ سرحد کی عوامی حکومت اپنے صوبہ کے حالات سے باخبر اور عوام کی دوست ہے وہاں صوبہ سرحد کے وزراء نے کم تنخواہیں قبول کرکے باقی صوبوں کے لئے بھی ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے پاکستان اس وقت ایک بہت بڑے مالی بحران سے دوچار ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہماری صوبائی حکومتوں کے گورنر، وزراء اور مشیر حضرات کم تنخواہ لے کر عوام کے مخلص خادم ہونے کا ثبوت نہ دیں۔ عوام کو توقع ہے کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ اور کابینہ کے دوسرے اراکین اسی طرح رہائش اور دوسرے معاملات میں کفایت شعاری کو اپنا نصب العین بنائیں گے۔ تاکہ ہمارے ملک کے وزیروں کی نمائشی زندگی پر سرخ ہونے والی کثیر رقومات ضائع ہونے سے بچ جائیں۔ وزراء کو رہائش کے لئے سستے مکانات قبول کرنا ہوں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے انہیں دوروں پر اٹھنے والے اخراجات میں بھی زبردست کمی کرکے دکھانا چاہیئے۔ تاکہ آئندہ "وزارت" جیسے معزز معنوں میں ایک عوامی خدمت کا ذریعہ بن سکے اور جو لوگ حصول وزارت کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کرکے اس کی مدد سے بہت زیادہ مال پیدا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ اس طرف توجہ دینے کی جرأت ہی نہ کر سکیں۔ امید ہے بلوچستان کے وزراء بھی سرحد کی تقلید کریں گے۔ اور پھر اس نیک کام سے متاثر ہو کر غریب پیوپلز پارٹی کے حامی پیپلز پارٹی کے وزراء اور گورنر بھی پنجاب اور سندھ میں اس نیک مثال کو مشعل راہ بنا کر اپنی تنخواہوں میں ممکنہ حد تک مزید کمی کریں گے۔ تاکہ ملک اور قوم کی خدمت کا جذبہ پروان چڑھے اور پاکستانی عوام اپنے نمائندہ وزراء کے ایثار و قربانی سے متاثر ہو کر دل و جان سے ملک و ملت کی خدمت کو اپنا شعار بنانے میں فخر محسوس کریں۔ وزیر اعلیٰ سرحد مفتی محمود نے ڈیرہ اسماعیل خان کی پسماندگی دور کرنے کے سلسلے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بے حد قابل قدر ہیں۔ ڈیرہ ہر لحاظ سے حکومت کی توجہ کا مستحق ہے۔ وہاں کے لوگ بے آواز ہونے کی وجہ سے مسلسل نظر انداز ہوتے رہے ہیں۔ بہر حال یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ اب انہیں ایک موثر آواز نصیب ہوئی ہے جسے اپنے علاقے کے تمام مسائل کا بخوبی علم ہے۔ چنانچہ یہ توقع بیجا نہ ہوگی کہ اب ڈیرہ کے عوام اپنے جائز حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ ڈیرہ میں پینے کے پانی اور کھیتی باڑی کے لئے پانی کا معقول بندوبست کر دیا جائے تو وہاں کی نامکمل پڑی ہوئی اراضی کو قابل کاشت بنا کر صوبہ کی غذائی قلت کا مسئلہ بہت حد تک بڑی خوش اسلوبی سے حل ہو سکتا ہے۔ توقع ہے صوبہ سرحد کی حکومت ڈیرہ اسماعیل خان جیسے دوسرے پسماندہ علاقوں کا بھی خیال رکھے گی اور پورے صوبہ کی ترقی کی رفتار میں توازن پیدا کرنے کے لئے سب سے پہلے پسماندہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا بندوبست کرے گی۔ کیونکہ ترقی کی رفتار اسی صورت میں موثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوگی جب صوبہ سرحد کے تمام حصے ایک ساتھ ترقی کریں اور اپنے اجتماعی عمل سے پورے صوبہ کی ہمہ جہتی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ صوبہ سرحد کے عوام کو بھی چاہیئے کہ مفید خلاق کاموں میں حکومت سے تعاون کریں تاکہ صوبائی حکومت کو اپنے اقتدار کے اندر اپنے عوام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے قابل بنا سکے۔ جنگ راولپنڈی۔

جواہرات سے زیادہ قیمتی

لطفو کورس

خواہ کسی بھی طریقہ سے جوہر حیات جیسا قیمتی مادہ ضائع ہوا ہو یا ہو گیا ہو، چہرہ زرد، سر میں چکر، تنہائی پسند، ذہنی پریشانی، دل و دماغ، معدہ و شانہ کی کمزوری مایوسی و شرمندگی، پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے عضلات (مسلز) کی غذا بنتی ہے۔ ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے، قیمت مکمل کورس دس روپے، اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار شام ناغہ نوٹ: جعلی خود ساختہ قسم کے معالجوں اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے اصحاب بھی تشریف لائیں

ماہر طب و حکیم عبداللطیف خان صاحب سند یافتہ دہلی — اینگلو یونانی دواخانہ رجسٹرڈ لاہور
۶۰ چیمبرلین روڈ گوالمنڈی

بہترین علمی کتابیں

تلاش حق (اردو) — امام غزالی کے سفر تزکیہ نفس اور معرفت کی کہانی خود ان کی زبانی — آفسٹ پیپر، ہدیہ

تفسیر ابن کثیر (اردو) — محتاج تعارف نہیں۔ ذخیرۂ تفسیر میں بہترین تفسیر ہے (ابوالکلام) — مکمل ۵ جلد ۸۰/- روپے

فوائد جامع شرح عجالہ نافعہ — از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی — حدیث اور اصول حدیث ایک جامع کتاب — قیمت ۱۸/- روپے

معات التنقیح شرح عربی مشکوٰۃ المصابیح — شیخ عبدالحق محدث دہلوی — کہ جس شرح پر خود حضرت شیخ کو ناز تھا، تین سو سال سے چھپ سکی، زیر تیاری چھپ رہی ہے۔ تین جلد — بہترین آرٹ پیپر اور انتہائی قیمتی جلد کیساتھ چھپ چکی ہیں — ۳۰/- فی جلد، ۳۰/- روپے، خط و کتابت فرمائیں۔

تفسیر روح المعانی (عربی) علماء کے لیے — گرانقدر تحفہ — سولہ جلدوں میں آٹھ شائع ہو چکی ہیں — یکمشت خریدنا مشکل ہوگا آج ہی سے خرید لیں تاکہ قسط وار حصول سہل آسان ہو — مکمل اعلیٰ مجلد ۴۸۰/- فی جلد ۳۰/- — گیلٹ ۳۵۲/- ۲۲/-

تقسیم ابن خلدون اردو ترجمہ — تاریخ اور فن تاریخ پر بہترین کتاب — ۲ جلد — قیمت ۱۰/- روپے

بیس بڑے مسلمان — گذشتہ صدی کے واقعات پر ایک علمی دستاویز — حاجی امداد اللہ سے مولانا احمد علی لاہوری تک بیس اکابر کا تذکرہ، کتاب دیکھ کر اور پڑھ کر ہر کوئی بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ یہ اس عہد کا شاہکار ہے۔ جسے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے سینکڑوں افراد کے سامنے از اول تا آخر سنا۔ — تقریباً گیارہ سو صفحات — قیمت مجلد ڈاک خرچ — ۳۰/- روپے

عبدالرشید ارشد

تحفہ اثنا عشریہ — شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (اردو) — رد شیعہ پر لاجواب کتاب جس کا آج تک جواب نہ ہو سکا — قیمت مجلد ۲۰/- روپے

حقیقت تصوف و تقویٰ — مواعظ اشرفیہ کی گیارہویں جلد — ڈاک خرچ مجلد — ۱۳/۵۰ روپے

تفسیر ابن کثیر (عربی) — پہلی بار پاکستان میں سورۃ یاسین اور کوعات کے نمبروں کے ساتھ چھپ رہی ہے — آرٹ پیپر پہلی جلد جون میں آجائیگی — مکمل کے بالاقساط خریدار بنیں۔ ارزاں اور آسان قسطوں پر حاصل فرما سکیں گے — ۱۲۰/- مکمل، ۱۲/- فی جلد پیشگی بھیجنا ہوگا، ۲۰/- فی جلد ۳۲/۵

کتاب الفقہ (اردو) — وزارت قانون حکومت مصر کی زیر نگرانی چاروں فقہ کے مسائل پر مکمل ترین علمی کتاب تیار ہوئی۔ محکمہ اوقاف پنجاب نے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ حتیٰ یہ ہے کہ کتاب بہت عمدہ اور انتہائی ارزاں ہے۔ بہترین آفسٹ پیپر، عمدہ ٹائپ، کلاتھ بائنڈنگ، قیمت ۵۰/- روپے، صفحات ۱۲۰۰

عقائد الاسلام — مولانا محمد ادریس کاندھلوی — عقائد اسلام پر مفصل اور جامع کتاب عقلی و نقلی تشریح بحوالہ کے ساتھ — ۱۰/۰۰ روپے

تجلیات عثمانی — علامہ شبیر احمد عثمانی کی علمی خدمات پر جامع کتاب — قیمت مجلد ۱۰/- روپے

اسلام میں سنت و حدیث کا مقام — شیخ مصطفیٰ حسنی السباعی (مصری) — ترجمہ ڈاکٹر مولانا احمد حسن ڈونکی — ترمیم و تعلیق: مولانا محمد ادریس میرٹھی — ترجمہ و اشاعت کا کام ہوا — مقدمہ: مولانا محمد یوسف بنوری — قیمت ۱۵/- روپے، اس کتاب کو لکھنے کیلئے مصنف نے سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا۔ مستشرقین کی کتابوں میں جو زہر ہے اس کیلئے یہ کتاب تریاق کا کام دیتی ہے مصنف کتاب نے یورپ کی مشہور یونیورسٹیوں میں جا کر سالہا سال تحریک اسلام کی حمایت و تائید کی۔ صفحات ۵۴۲ مولانا بنوری کی نگرانی کا کام ہوا۔

بذل المجہود جلد اول (عربی) غیر مجلد — ۳۵/- امام ابوحنیفہ اور انکے ناقدین — ۶/- روپے

جذب القلوب — شاہ عبدالحق محدث دہلوی (ترجمہ اردو) — مدینہ منورہ کی عاشقانہ تاریخ — دیار رسول پر مستند کتاب — ۱۰/- روپے

سیرت بلال — ڈاکٹر عبداللہ چغتائی — مؤذن رسول حضرت بلال کی مستند اور مفصل سوانح — عمدہ کتابت و طباعت — بہترین جلد کیساتھ ۶/۲۵

مفتاح کنوز السنۃ — سید مناظر احسن گیلانی — ایک ایسی کتاب جس کا تعلق حضرت تھانوی سے حدیث کی تیرہ کتب کی فہرست، حروف تہجی کے اعتبار سے ابوالکلام آزاد اسرار شریعت جیسے کارنامے عجیب و غریب حواشی سے مزین شریف پرنٹنگ کاغذ سنہلا ابوبکر — کا لفظ لفظ ترجمہ کیا — مکتبہ رشیدیہ نے یہ ذوق حضرات کے لیے ابوبکر پر تمام احادیث یکجا مرتب کرا لی ہیں گی انگریزی عالم نے انگریزی میں چھاپنا چاہا ہے — یہ بھی مصری علماء کے عربی میں ترجمہ کیا — آرٹ پیپر علیحدہ جلد قیمت ۳۶/- — آفسٹ پیپر اردو جلد قیمت ۶/-

کشکول حضرت مولانا مفتی محمد شفیع — قیمت ۱۰/۵۰

مکتبہ رشیدیہ، ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

اسلام کا نظام اراضی، مولانا مفتی محمد شفیع ۱۰/۵۰

جواب طلب افسوں کیلئے جوابی کارڈ تحریر فرمائیں، پچاس روپے کی کتب منگوانے پر محصول ڈاک معاف، بیس روپے سے زائد کتب کے آرڈر پر دس فیصد پیشگی لازمی